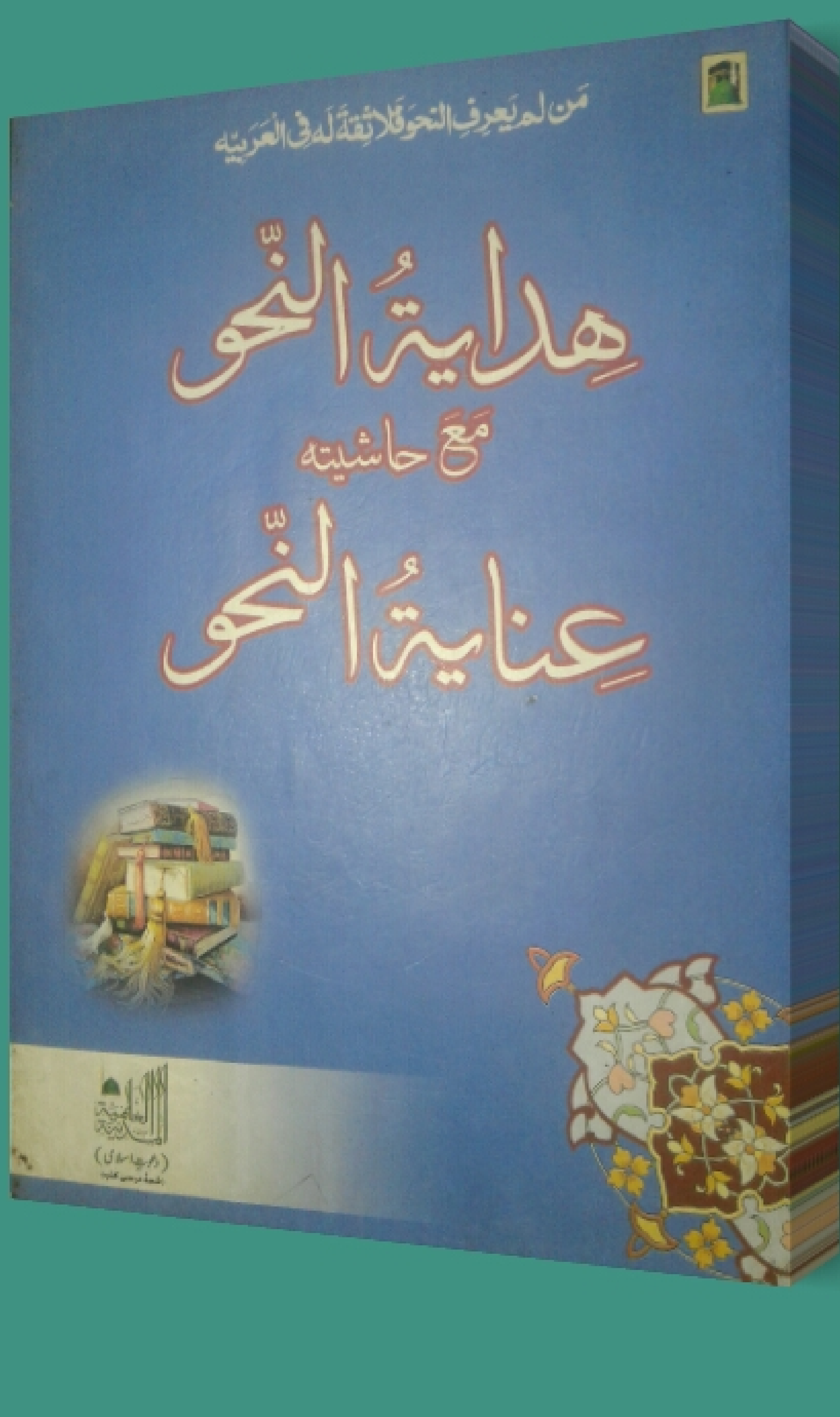
نوٹس ھدایۃ النحو ششماہی ثانی

منصوبات سے



1

فصل: 2

منصوبات ...... ومفعول مطلق

السوال 1:

منصوبات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

الجواب:

منصوبات کل بارہ ہیں:

1 مفعول مطلق 2 مفعول معہ
3 مفعول بہ 4 مفعول فیہ 5 مفعول لہ 6 حال
7 تمییز 8 مستثنی 9 ان حروف مشبہ بالفعل کا اسم
10 افعال ناقصہ کی خبر 11 لائے نفی جنس کا اسم 12 ما ولا مشبہتان بلیس کی خبر

السوال 2:

مفعول مطلق کی تعریف ھدایۃ النحو کی روشنی میں بیان کریں نیز اسکی اقسام بیان کریں؟

الجواب:

مفعول مطلق =

ھو مصدرٌ بمعنی فعل مذکور قبلہ۔

یعنی مفعول مطلق ایسا مصدر ہے جو ماقبل فعل مذکور کا ہم معنی ہو

مفعول مطلق کی 3 تین اقسام ہیں

1 تاکید: ضربتُ ضربۃً

2 نوع: جلستُ جلسۃَ القاری 3 عدد: جلستُ جلسۃً أو جلستینِ.

السوال 3: وقد یکون من غیر لفظ الفعل المذکور... إلخ

2

عبارت کی وضاحت کریں بمع مثال؟

الجواب:

اس عبارت سے یہ بیان کرنا چاہ رہے ہیں کہ کبھی کبھی مفعول مطلق اور ماقبل فعل جدا مادّے سے ہوتے ہیں یعنی دونوں کے حروف اصلیہ الگ الگ ہونگے یا پھر مصدر الگ الگ ہونگے لیکن دونوں کا معنی ایک ہی ہوگا

مثال: جیسے قعدت جلوسًا = اس مثال میں دونوں کا مادّہ اگرچہ الگ ہے لیکن معنی ایک ہی ہے اور وہ ہے بیٹھنا

السوال4: مفعول مطلق کے فعل کو کب حذف کیا جاسکتا ہے؟

الجواب:

جب مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنے کا کوئی قرینہ پایا جائے تو اس وقت مفعول مطلق کے فعل کو حذف کیا جائے گا جوازًا اور وجوبًا

مثال = تیرا کہنا آنے والے کے لئے خَیْرَ مقدمٍ

یہ کہنا اس کے لئے ہوگا سالوں بعد گھر واپس آئے اور اسکا واپس آنا ہی مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنے پر قرینہ ہے یعنی یہ اصل میں قدمت قدومًا خیر مقدمٍ تھا

وجوبًا فعل کے حذف کی مثال:

سقیًا وشکرًا وحمدًا ورعیًا

اصل میں یہ ہے کہ سقاک اللہ سقیًا۔ شکرتک شکرًا۔

حمدتک حمدًا۔ رعاک اللہ رعیًا

مفعول بہ.......

السوال 1:۔ مفعول بہ کی تعریف اور اسکی تقدیم بیان کریں؟

الجواب:۔

مفعول بہ:۔

المفعول بہ وھو الاسم ما وقع علیہ فعل الفاعل: ضرب بکر۔

یعنی مفعول بہ وہ اسم ہے فاعل کا فعل واقع ہو۔

نوٹ:

مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ فعل ایک عامل قوی ہے جو کہ مفعول میں عمل کرتا ہے چاہے وہ مقدم ہو یا مؤخر۔

السوال 2:۔ مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنے کی وجوبی صورتیں بیان کریں؟

الجواب:۔

مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنے کی 4 صورتیں ہیں

1 جس جگہ پر مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا ہے وہ سماعی ہے نحو: انتھوخیرا لکم

اس مثال میں مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا سماعی طور پر واجب ہے کیونکہ اگر اسکا فعل محذوف نہ مانیں گے تو یہ انتھوا فعل کا مفعول بہ بنے گا اور اس صورت میں معنی درست نہیں ہوگا اور وہ معنی یہ ہیں کہ (تم بھلائی سے

بچتے رہو یہ تمہارے لئے بہتر ہے» جو کہ درست نہیں ہے
جبکہ درست معنی یہ ہے کہ «تم برائی سے بچو اور بھلائی کا ارادہ
رکھو یہ تمہارے بہتر ہے»

نوٹ:-
باقی تمام جگہوں میں مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا سماعی
نہیں بلکہ قیاسی طور پر ہے

2 جس جگہ مفعول بہ کے فعل کو حذف کیا جاتا ہے وہ تحذیر
ہے

تحذیر اِتَّقِ فعل کا معمول ہوتا ہے یعنی اس چیز سے ڈرانا
جو اسکے بعد ہو

تحذیر کا استعمال 2 طرح ہوتا ہے

1 = جس میں محذور منہ کو بار بار ذکر کیا جائے نحو: الطّریق الطّریق
اب اس مثال میں راستے کی تکلیف دہ چیز سے بچانا مقصود
ہے لہٰذا الطّریق الطّریق محذور منہ کو مکرر ذکر کردیا گیا

2 = جس میں محذور منہ کو تکرار کے بغیر ذکر کیا جائے نحو: إیّاك
والأسد

اسکی اصل اتقك والأسد اب ان مثالوں میں مفعول بہ
کے فعل کو حذف کرنا اسلئے واجب ہے کیونکہ اس میں مکان
کی تنگی اور فرصت کے نہ ہونے کی وجہ سے
یعنی اگر مفعول بہ محذور منہ کو فعل کے ساتھ پورا ذکر کرے
تو محذور اس بلا میں پڑ جائے گا لھازا اس بات کے
ڈر کی وجہ سے یہاں پہ مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا واجب
ہے۔

5

① نوٹ: مفعول بہ کا تابع «المنادی» والا سبق صفحہ نمبر 22 پر ہے =

3 مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنے کی تیسری صورت ما اضمر عاملہ علی شریطۃ التفسیر ہے

ما اضمر عاملہ کی تعریف:

وھو کل اسم بعدہ فعل أو شبھہ یشتغل ذلک الفعل عن ذلک الاسم بضمیرہ أو متعلقہ بحیث لو سلط علیہ ھو أو مناسبہ لنصبہ =

یعنی ہر وہ اسم جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل اس اسم میں عمل کرنے سے اعراض کرے اس کی ضمیر یا اس کے متعلق کے سبب اس حیثیت سے کہ اگر اس اسم پر وہ ہی فعل مسلط کر دیا جائے یا اس کے مناسب ہو تو ضرور وہ فعل اس اسم کو نصب دے گا

مثال =

زیدًا ضربتہ: اس مثال میں زیدًا اسم ہے جسکے بعد ضربتہ فعل آ رہا ہے اور یہ فعل زیدًا میں عمل کرنے سے اعراض کر رہا ہے کیونکہ ضربتہ میں ہُ ضمیر منصوب اس کی طرف لوٹ رہی ہے لہٰذا پتا چلا کہ زیدًا سے پہلے اسکا فعل محذوف ہے جسکی وجہ سے یہ منصوب اور مفعول بہ ہے کیونکہ اگر زیدًا سے پہلے ضربت کو ذکر کرتے تو مفسَّر (ضربت) اور مفسِّر (ضربتہ) کا اجتماع لازم آ جاتا جو کہ درست نہیں لہٰذا ما أضمر عاملہ علی شریطۃ التفسیر میں مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے =

1 نوٹ

مفعول فیہ ....

السوال 1:- مفعول فیہ کی تعریف اور ظرف کی اقسام بیان کریں؟

الجواب:-

"المفعول فیہ ھو اسم ما وقع فعل الفاعل فیہ من الزمان والمکان"۔

یعنی مفعول فیہ وہ اسم ہے جس زمان یا مکان میں فاعل کا فعل واقع ہو

"ظرف کی 2 اقسام ہیں"

1. ظرف زمان
2. ظرف مکان

"ظرف زمان کی 2 اقسام ہیں"

1. مبہم
2. محدود۔

مبہم کی تعریف: "وھو ما لایکون لہ حدٌ معین"

مبہم وہ ہے جس کی کوئی حد معین نہ ہو

مثال: دھر (زمانہ)

محدود کی تعریف: "وھو ما یکون لہ حدٌ معین"

محدود وہ ہے جس کی کوئی حد معین ہو

مثال: یوم، لیلۃ، شھرٌ، دن، رات، مہینہ

"ظرف مکان کی اقسام" 2 ہیں

1. مبہم
2. محدود

نوٹ:-

ان دونوں کی تعریفیں اوپر گزر چکیں

7/

السوال 2: ظرف کی چاروں اقسام میں سے کس میں فی مقدر ہے اور کس میں نہیں ؟

الجواب:-

ظرف کی چاروں 4 اقسام میں سے ظرف زمان مبہم ظرف زمان محدود اور ظرف مکان مبہم میں فی مقدر ہوتا ہے جبکہ ظرف مکان محدود میں فی مقدر نہیں بلکہ ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں فعل عمل نہیں کرتا

مفعول لہ کا بیان ......

السوال 1: مفعول لہ کی تعریف مع مثال بیان کریں ؟

الجواب =

مفعول لہ:

"المفعول لہ ھو اسم ما لاجلہ یقع الفعل المذکور قبلہ"

یعنی مفعول لہ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے ماقبل فعل مذکور واقع ہو جیسے ضربتہ تادیبًا

السوال 2: وعند الزجاج ھو مصدر لتقدیرہ اس عبارت کی وضاحت کریں ؟

الجواب

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ امام زجاج کے نزدیک مفعول لہ وہ اصل میں من غیر لفظ الفعل کی وجہ سے مفعول مطلق ہے کیونکہ اس میں تاویل ہوتی ہے وہ اس طرح کہ

ضربت تأدیبًا کا مطلب یہ ہے کہ أدّبته تأدیبًا
ہم نے یہ کہا کہ تاویل کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ایک قسم کو
تبدیل کر کے دوسری قسم بنا لو ورنہ حال بھی جار مجرور بن سکتا ہے
جیسے
"جاء زیدٌ راکبًا" اس مثال میں راکبًا حال ہے اگر تاویل
کریں تو مثال کچھ یوں ہوگی جاء زید فی وقت الرکوب
تو اس طرح راکبًا حال تاویل کر کے ظرف بن جائے گا لہٰذا
آپ کی بات درست نہیں ہے

"المفعول معہٗ"

السوال 1 = مفعول معہ کی تعریف مع مثال بیان کریں؟
الجواب =
"المفعول معہ ھو ما یذکر بعد واو بمعنی مع
لمصاحبۃ معمول لفعل"
یعنی مفعول معہ وہ اسم ہے جو ذکر کیا جاتا ہے اس واو کے
بعد جو مع کے معنی میں ہوتا ہے فعل کے مفعول کا ساتھی
ہونے کی وجہ سے
مثال = جاء البرد والجبّات - وجئت انا وزید

السوال 2 = مفعول معہ کا اعراب تفصیل سے بیان کریں؟
الجواب = مفعول معہ کے اعراب کے لئے سب سے پہلے یہ
دیکھنا پڑے گا کہ فعل لفظوں میں ہے یا معنوی

ہے اگر فعل لفظوں میں ہو تو پھر یہ دیکھیں گے کہ عطف جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہ ہو عطف تو مفعول معہ منصوب پڑھنا ہوگا

اور اگر فعل لفظوں میں ہو اور عطف کرنا جائز ہو تو مفعول معہ ہے دو طرح کا اعراب پڑھنا جائز ہے

1 منصوب اور مرفوع پڑھنا جائز ہے جیسے جئتُ أنا وزیدًا وزیدٌ

2 فعل اگر معنوی ہو اور عطف کرنا جائز ہو تو اس صورت میں مفعول معہ کو وہی اعراب دیں گے جو معطوف علیہ کا اعراب ہے جیسے

"مالی زیدٍ وعمرٍو" تو اس مثال میں

جو زید معطوف علیہ کا اعراب ہے وہی اعراب عمرو کا ہوگا کیونکہ اس مثال میں فعل معنوی ہے اور عطف جائز ہے

2 اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز نہ ہو تو مفعول معہ کو منصوب پڑھنا متعین ہے جیساکہ

"ما لکَ وزیدًا" اس

مثال کے اندر زید کا کاف ضمیر مجرور متصل پر کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اسم ظاہر کا اسم ضمیر پر عطف کرنا جائز نہیں لہذا زید مفعول معہ کو فعل معنوی اور عطف کے جائز نہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہی پڑھیں گے

"الحال"

السوال: حال کی تعریف مع امثال بیان کریں؟

الجواب۔ "الحال لفظ یدل علی بیان ھیئۃ الفاعل أو المفعول بہ أو کلیھما"

یعنی حال ایسا لفظ ہے جو فاعل کی یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت پے دلالت کرے

مثال۔ "جاءنی زیدٌ راکبًا۔ وضربت زیدًا مشدودًا ولقیت عمرًوا راکبین"

السوال۔ وقد یکون الفاعل معنوعًا ... الخ عبارت کی وضاحت کریں؟

الجواب۔

یہاں سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ فاعل یا مفعول بہ لفظوں میں ہو یا نہ ہو اس کی تین 3 صورتیں بنیں گی:

1 فاعل اور مفعول بہ لفظوں میں ہو اور کلام سے سمجھے بھی جا رہے ہوں

2 فاعل اور مفعول بہ لفظوں میں نہ ہوں اور کلام سے سمجھے جا رہے ہوں جیسا کہ

زیدٌ فی الدار قائمًا۔

اب اس مثال میں فاعل لفظوں میں نہیں بلکہ کلام سے سمجھا جا رہا ہے کیونکہ اسکا معنیٰ ہے زید استقر فی الدار قائمًا تو اس مثال میں استقر کے اندر فاعل موجود ہے جو کہ کلام سے سمجھا جا رہا ہے اور لفظوں میں نہیں

3 فاعل اور مفعول بہ لفظوں میں نہ ہوں اور کلام سے ~~سمجھا جا رہا ہو~~ سمجھے بھی نہ جا رہے ہوں

"ھذا زیدٌ قائمًا"

اب اس مثال میں مفعول بہ نہ تو لفظوں میں ہے اور نہ ہی کلام کے لئے سمجھا جارہا ہے لیکن معنوی اعتبار سے اگر غور کرلیں تو زید مفعول بہ ہے وہ اس طرح کہ ھذا کا مطلب ہے اُشِیْرُ و اُوْنِبِّہُ علی زید اب یہاں پر زید معنوی طور پر مفعول بہ بن رہا ہے اور یہ نہ تو لفظوں میں سمجھا جارہا ہے اور نہ ہی کلام ہی

السوال³: ذو الحال اور حال کی اصل بیان کریں نیز حال کو ذوالحال پر مقدم کرسکتے ہیں یا نہیں ؟

الجواب:

حال میں اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو اور ذوالحال میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو

حال تقدیم: ذوالحال اگر نکرہ ہو تو حال کو اس پر مقدم کرنا واجب ہے کیونکہ اگر حال کو ذوالحال پر مقدم نہ کریں تو حال حالت نصب میں صفت کے ساتھ التباس لازم آجائے گا

مثل: رَأَیْتُ رَجُلًا رَاکِبًا

اس مثال میں راکبا حال بن رہا ہے لیکن اسکی صفت کے ساتھ مناسبت ہو رہی ہے یعنی رَاکِبًا، رَجُلًا کی صفت لگا رہا ہے

السوال⁴: حال کے عامل کو کب حذف کرنا جائز ہے ؟

الجواب: جب کوئی قرینہ موجود ہو تو حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے
مثلاً: سَالِمًا غَانِمًا
اس شخص کو کہا جو جنگ سے صحیح سلامت اور مال غنیمت لیکر لوٹا ہو

"اَلتَّمْيِيْزُ"

السوال: تمییز کی تعریف مع امثلہ استعمال بیان کریں؟

الجواب: "التمييز هو نكرة تذكر بعد مقدار من عدد أو كيل أو وزن أو مساحة أو غير ذلك مما فيه إبهام لترفع ذلك الابهام"

یعنی: تمییز وہ اسم نکرہ ہے جو ذکر کی جاتی ہے عدد، کیل، یا وزن یا پیمائش کی مقدار کے بعد جس میں ابہام ہوتا ہے اور وہ ابہام کو دور کر دیتی ہے

مثلاً: "عِندِي عِشرُونَ دِرهَمًا" اس مثال میں درھمًا کو ذکر کرنے سے پہلے یہ ابہام تھا کہ وہ کیا چیز ہے تو جیسے ہی لفظ درھم جو کہ تمییز ہے کو ذکر کیا تو ابہام دور ہو گیا کہ وہ بیس 20 درھم ہیں

"تمیز کا استعمال"

تمییز کو کبھی اوزان کی مقدار کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اور کبھی تمییز مقدار کے بغیر ذکر کی جاتی ہے
مثلاً "هذا خاتم حديدًا" اور کبھی تمییز کو جملے کے بعد ذکر کیا جاتا ہے نسبت میں ابہام کو دور کرنے کی وجہ سے اسکی مثال
"طاب زيد نفسًا" ہے کہ اب اس میں یہ ابہام تھا کہ زید کس اعتبار سے اچھا ہے تو نفسًا کو ذکر کرنے سے وہ ابہام دور ہوگیا یعنی وہ اپنے نفس کے اعتبار سے اچھا ہے۔

"المستثنیٰ"

السوال: مستثنیٰ اور اسکی اقسام کی تعریفات کو بیان کریں هداية النحو کی روشنی میں!

الجواب: "المستثنى لفظ يذكر بعد إلّا وأخواتها ليُعلم أنّه لا ينسب إليه ما نسب الى ما قبلها"

یعنی مستثنیٰ ایسا لفظ ہے جسکو إلّا اور اسکے اخوات کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تاکہ جان لیا جائے کہ نسبت نہیں کی گئی اس کی طرف جس کی نسبت اس کے قبل کی طرف کی گئی ہے

"مستثنیٰ کی 2 اقسام ہیں"

1۔ مستثنیٰ متصل۔

وھو ما أخرج عن متعدّد إلا و إخواتها:

یعنی: مستثنیٰ متصل وہ ہے جسکو متعدد سے نکالا گیا ہو إلاّ اور انکے اخوات کے ذریعے۔

مثال: جاءنی القوم إلاّ زیدًا

2 مستثنیٰ منقطع۔

وھو المذکور بعد إلاّ و إخواتھا غیر متخرج عن متعددٍ لعدم دخولہ فی المستثنیٰ منہ

یعنی، مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو الاّ اور انکے اخوات کے بعد ذکر کی جائے اس مثال میں کہ اسے متعدد سے نہ نکالا گیا ہو انکے داخل نہ ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ منہ میں

السوال۔ مستثنیٰ کے اعراب کی اقسام بیان کریں؟

الجواب۔ "مستثنیٰ کے اعراب کی 4 چار اقسام ہیں"

1۔ مستثنیٰ کو منصوب پڑھیں گے اسکی کئی صورتیں ہیں

① مستثنیٰ الاّ کے بعد کلام موجب میں واقع ہوجاتا ہے متصل ہو یا منقطع ہو۔

② مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو۔

③ مستثنیٰ خلا، عدا کے بعد واقع ہو۔

④ مستثنی ماخلا، ماعدا، لیس اور لایکون کے بعد واقع ہو

2۔ مستثنی کو منصوب اور ماقبل سے بدل کر پڑھنا جائز ہے یعنی مستثنی إلّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنی منہ ذکر کیا گیا ہو

3۔ مستثنی مفرغ ہو إلّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنی منہ ذکر بھی نہ کیا گیا ہو تو مستثنی کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا

"افعال ناقصہ کی خبر"

السوال 1: وحکمہ کحکم خبر المبتدأ إلّا... الخ مذکورہ عبارت کی ھدایۃ النحو کی روشنی میں وضاحت کریں!

الجواب: مذکورہ عبارت سے مصنف علیہ الرحمہ یہ بیان کرنا چاہ رہے ہیں کہ جو احکام مبتداء کی خبر کے ہیں وہی احکام افعال ناقصہ کی خبر کے ہیں۔ صرف ایک چیز میں فرق ہے وہ یہ ہے کہ مبتداء کی خبر کو اس پر مقدم کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ دونوں مرفوع ہوتے ہیں اور ان کے مرفوع ہونے کی وجہ سے یہ پتا نہیں چلے گا کہ مبتداء کون ہے اور خبر کون لھذا مبتداء پر اسکی خبر کو مقدم کرنا جائز نہیں لیکن افعال ناقصہ کی خبر کو اسکے معرفہ ہونے کے باوجود اسم پر مقدم

کرنا جائز ہے کیونکہ اس صورت میں یہ شک نہیں رہے گا کہ اسم کون ہے اور خبر کون ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ افعال ناقصہ کا اسم مرفوع ہوتا ہے اور خبر منصوب ہوتی ہے لہذا اب پہچاننا مشکل نہیں رہا اور یہی فرق ہے مبتداء کی خبر میں اور افعال ناقصہ کی خبر میں ہے

"لائے نفی جنس کا اسم"

السوال: لائے نفی جنس کا اسم کتنے طریقوں سے آتا ہے؟

الجواب:

لائے نفی جنس کا اسم چند طریقوں سے آتا ہے

اور وہ طریقے یہ ہیں۔

1 لائے نفی جنس کے بعد متصلاً نکرہ مفردہ ہو تو اس کا اسم مبنی بر فتح ہوگا جیسے لا رجل فی الدار میں رجل نکرہ ہے اور مفرد بھی ہے (مضاف مشابہ مضاف نہیں)

2 اگر لا کے بعد معرفہ ہو یا نکرہ مفصولاً ہو یعنی لائے نفی جنس اور اس نکرہ کے درمیان میں ہو تو اس صورت میں اس کا اسم مرفوع ہوگا اور لا کو دوسرے اسم کے ساتھ دوبارہ ذکر کریں گے

لا زید فی الدار ولا عمرو اور لا فیھا رجل ولا امرأۃ

پہلی مثال میں زید لا کے بعد معرفہ واقع ہو رہا ہے لہذا اسکا اسم مرفوع ہوگا اور لا کا تکرار واجب ہوگا اور

دوسری مثال میں لائے نفی جنس اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ ہونے کی وجہ سے اس کا اسم مرفوع ہے اور لا کا تکرار واجب ہے

السوال 2 = المنصوب لا التی لنفی الجنس الخ مصنف علیہ الرحمہ نے تعریف میں المنصوب کو ذکر کیوں کیا ہے

الجواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ لائے نفی جنس کا اسم ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی منصوب ہوتا ہے اور کبھی کبھی مرفوع بھی ہوتا ہے

السوال 3 = لائے نفی جنس کے اسم کو حذف کرنا کب جائز ہے

الجواب۔ جب کوئی قرینہ پایا جائے تو لائے نفی جنس کے اسم کو حذف کرنا جائز ہے چاہے قرینہ حالی ہو یا مقالی جیسا کہ "لا علیک" اس مثال میں لائے نفی جنس کے اسم کو حذف کرنے کا قرینہ حالی یہ ہے کہ لا حرف ہے اور علیک میں علی بھی حرف ہے اور اصول ہے کہ ایک حرف کے بعد دوسرا حرف نہیں آ سکتا لہذا ہمیں اس اصول کو برقرار رکھتے ہوئے یہ ماننا پڑے گا کہ ان کے بیچ بھی کچھ محذوف ہے یعنی "لا بأس" اور وہ اس کا اسم ہے

السوال۶ "لاحول ولا قوة الا باللہ" میں اعراب کی کتنی صورتیں جائز ہیں وضاحت سے بیان کریں؟

الجواب:

"اسکی چند صورتیں بنتی ہیں"

1۔ دونوں کو مبنی بر فتح پڑھنا:

جب دونوں مبنی بر فتح ہوں گے تو اس صورت میں دونوں جگہ لا ئے نفی جنس کا اسم ہوگا اور لا کے بعد والا کلمہ اس کا اسم ہوگا کیونکہ لا ئے نفی جنس کا اسم جب نکرہ مفردہ {{مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو}} ہو تو مبنی بر فتح ہوگا۔

2۔ دونوں کو مرفوع پڑھنا:

جب دونوں مرفوع ہوں تو ان دونوں کا رفع مبتداء ہونے کی وجہ سے ہے اور دونوں جگہ پر لا زائد ہے گویا کہ یہ جملہ ایک سوال کا جواب ہے کہ وہ "أبغیر اللہ حولٌ وقوةٌ" تو چونکہ سوال میں دونوں مرفوع ہیں لہذا جواب میں بھی مرفوع ہونگے

3۔ اول مبنی بر فتح اور ثانی منصوب پڑھنا:

پہلا مبنی بر فتح اور دوسرا منصوب اس صورت میں پہلا لا ئے نفی جنس

کا اسم ہوگا اور دوسرے کا نصب تنوین کے ساتھ ہوگا کیونکہ دوسرا لا زائدہ ہے اور وہ نفی کا تاکید کیلئے ہے اور قوۃ کا عطف حول سے لفظ پر ہے اور وہ لفظا منصوب ہے کیونکہ مبنی ہونا عارضی ہے

4۔ اوّل مبنی بر فتح اور ثانی مرفوع پڑھنا:

اوّل مبنی بر فتح اور ثانی مرفوع پہلا لائے نفی جنس کا اسم ہوگا اور دوسرا تنوین کے ساتھ مرفوع ہوگا دوسرے لا کے زائدہ ہونے کی وجہ سے کیونکہ قوۃ کا عطف حول کے محل پر ہے اور وہ حقیقت میں مبتداء ہونے کی بناء پر محلاً مرفوع ہے لہذا قوۃ بھی مرفوع ہوگا

5۔ اوّل مرفوع اور ثانی مبنی بر فتح:

اوّل مرفوع اور ثانی مبنی بر فتح اوّل کا رفع اس وجہ سے ہے کہ لفظ لا بہ مشابہ بلیس ہے اور ثانی کا مبنی بر فتح ہونا اس بناء پر ہے کہ یہ لائے نفی جنس کا اسم ہے لیکن اوّل کا مرفوع ہونا یہ ضعیف ہے کیونکہ بمعنی لیس بہت کم استعمال ہوتا ہے

"خبرِ "ما" و "لا" المشبہتین بلیس"

السوال 1: ما اور لا کے عمل کے باطل ہونے کی صورتیں بیان کریں؟

الجواب: "اس کی تین صورتیں ہیں"

1۔ ما اور لا کی خبر کے بعد اگر إلّا آجائے تو اس صورت میں ما اور لا عمل نہیں کریں گے

2۔ ما اور لا کی خبر اس کے اسم پر مقدم ہوجائے تو اس صورت میں بھی ما اور لا عمل نہیں کریں گے اس کی مثال جیسے "ما قائمٌ زیدٌ" اس مثال میں "قائمٌ" خبر ہے چونکہ زیدٌ اسم پر مقدم ہے لہذا یہاں پہ بھی ما اور لا عمل نہیں کریں گے

3۔ ما کے بعد کلمہ اِن آجائے تو اس صورت میں بھی ما اور لا مشبہتین عمل نہیں کریں گے،

السوال 2: ومُخَفَّف کالخفض قلت..... إلخ.

مذکورہ نظم کی مکمل وضاحت اس انداز میں کریں کہ قبیلہ بنو تمیم کا موقف ثابت ہوجائے؟

الجواب: "اہل حجاز" "بنو تمیم"
کے نزدیک ما اور لا
کے عمل کرنے کی بنا پر ان کی جو یہی صورتیں اور بنو تمیم
کے نزدیک ما اور لا عمل ہی نہیں کرتے

شعر کا ترجمہ:
شاخ کی طرح پتلی کمر والے سے
میں نے کہا تو اپنا نسب بیان کر اس نے جواب
دیا کہ محب کا قتل حرام نہیں

تشریح:
یہ شعر قبیلہ بنو تمیم کے مذہب پر اس
طرح ہے کہ شاعر نے کلمہ ما مشابہ بلیس کے استعمال
کرنے کے باوجود خبر کو منصوب نہیں پڑھا بلکہ مبتداء
کی خبر بنا کر مرفوع پڑھا ہے یعنی "حرام" جبکہ اس
سے پہلے ما مشابہ بلیس بھی آ چکا ہے
اور شاعر نے اپنے نسب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
کہا کہ میرا تعلق اس قبیلے سے ہے جہاں پر
محبوب کا محب کو قتل کرنا حرام نہیں

22

نوٹ مفعول بہ کا بقیہ

"المنادیٰ"

السوال 1: منادیٰ کی تعریف نیز حروف نداء کتنے ہیں؟

الجواب: "المنادیٰ وھو اسم موعوّ بحرف النداء لفظاً"

یعنی: منادیٰ وہ اسم ہے جس سے پکارا جائے حرف نداء لفظی کے ساتھ جیسے

"یا عبد اللہ"

4

مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنے کی چوتھی صورت منادیٰ ہی ہے اور یہاں پر مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے کیونکہ "یا" حرف نداء «اُدْعُو» فعل کے قائم مقام ہوتا ہے وہ اس طرح کہ یا عبد اللہ اصل میں ادعو عبد اللہ تھا لہذا نداء کرنے کی وجہ سے فعل کو حذف کر دیا گیا اور یاء کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا اور مفعول بہ «عبد اللہ» کے فعل کو حذف کرنا اس وجہ سے بھی واجب ہے کہ یاء حرف نداء ادعوا فعل کا خلیفہ ہے اور اصول ہے کہ ایک جگہ میں اصل اور خلیفہ ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے

لہذا پتا چلا کہ

منادیٰ مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے

"حروف نداء 5 پانچ ہیں"

① یا ② أیا ③ ھیا ④ أی
⑤ ھمزہ مفتوحہ

السوال 2: منادیٰ کا اعراب بالتفصیل بیان کریں؟

الجواب: "منادیٰ کا اعراب چند قسموں پر ہے"

1: اگر منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی پڑھا جائے گا جیساکہ ضمہ، الف، واؤ

مثال:
یا زیدُ یا زیدانِ یا زیدونَ

2: اگر منادیٰ مستغاث ہو تو لام کے ساتھ مجرور پڑھا جائے گا
"یالزید"
اور اگر آخر میں واؤ لگائیں تو منادیٰ مستغاث کو مفتوح پڑھیں گے۔
مثال: یا زیداہ

3: اگر منادیٰ مضاف، مشابہ مضاف، یا نکرہ غیر معین ہو تو منادیٰ کو منصوب پڑھیں گے
مثال: یا عبد اللہ،
یا طالعًا جبلاً، یا رجلاً خُذْ بیدی "

6۔ اگر منادیٰ معرب بالام ہو تو حرف نداء اور منادیٰ کے درمیان مذکر اور مؤنث کا لحاظ کرتے ہوئے اَیُّھا اور اَیَّتُھا کا اضافہ کرکے منادیٰ کو مرفوع پڑھتے ہیں گے

السوال 3۔ ترخیم منادیٰ کا طریقہ اور تعریف اور اعراب بیان کریں؟

الجواب =

تعریف =

وہ جو آخر سے حذف ہو تخفیف کیلئے

ترخیم منادیٰ کا طریقہ =

اگر منادیٰ کا آخر حرف صحیح ہو اور اسکا ماقبل مدہ ہو یا منادیٰ کے آخر میں ایسا حرف ہو جو دو ایک ساتھ بڑھتے ہوں تو ترخیم کرتے وقت منادیٰ کے آخر سے دونوں حروف ایک ساتھ گرائیں گے

جیسے =

یا منصور ، یا عثمان سے یا منص ، یا عثم

منادیٰ مرخم کا اعراب ۔

منادیٰ مرخم کو ضمہ اور اسکی حرکت اصلیہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے

مثال =

یا حارثُ سے یا حارُ (ضمہ) یا حارِ (حرکت اصلی)

المجرورات = "أقسام الإضافة"

السوال 1 = مضاف الیہ کی تعریف بیان کریں ؟ مع وضاحت

الجواب: "وهو كل اسم نسب إليه شيء بواسطة حرف الجر لفظا أو تقديرا"

یعنی = ہر وہ اسم جس کی طرف کسی شے کی نسبت کی گئی ہو حرف جر کے واسطے سے لفظی یا تقدیری طور پر

وضاحت =

اگر اسم کی طرف نسبت حرف جر کے واسطے سے لفظاً ہو تو اسے جار مجرور کہتے ہیں مررت بزید۔
اور اگر اسم کی طرف نسبت تقدیراً حرف جر کے واسطے سے ہو تو اسے مضاف مضاف الیہ کہتے ہیں غلام زید اصل میں لام کی تقدیر کے ساتھ ہے یعنی غلام لزید

السوال 2 = ویجب تجرید المضاف۔ الخ مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں ؟

الجواب:

اس عبارت سے مصنف علیہ الرحمہ یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ مضاف پر تنوین اور نون (تثنیہ اور جمع) نہیں آتے کیونکہ کلمہ پر تنوین کا داخل ہونا اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ اب اور کسی وضاحت کی ضرورت نہیں بات مکمل ہو چکی ہے یہی حال نون تثنیہ اور نون جمع کا بھی ہے جبکہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بات کو مکمل کرتا ہے اس سے آگے وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے لہذا دو ضدیں (بات کا مکمل ہونا اور نہ ہونا)

27

نہیں میں جمع نہیں ہوسکتی اسی وجہ سے مضاف تنوین اور اسکے قائم مقام سے خالی ہوتا ہے

السوال 3 = اضافت کی اقسام اور اسکی تعریفات کو بیان کریں؟

الجواب =

اضافت کی 2 دو اقسام ہیں

① معنوی ② لفظی

1 معنوی = مضافاً الی معمولہا

ھی أن یکون المضاف غیر صفۃ

اضافت معنوی یہ ہے کہ مضاف صیغہ صفت کے علاوہ اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ وغیرہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو

اضافۃ معنوی کی اقسام

① اضافت لامی ② اضافت منی ③ اضافت فیوی (ظرفی)

① اضافت لامی =

مضاف الیہ مضاف کی جنس سے نہ ہو اور نہ مضاف الیہ مضاف کیلئے ظرف بن رہا ہو

② اضافت منی =

مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو۔

③ اضافت فیوی =

مضاف الیہ مضاف کیلئے ظرف بن رہا ہو

نوٹ =
اضافت معنوی کا فائدہ یہ ہے کہ اگر نکرہ کی
معرفہ کی طرف اضافت کریں تو وہ نکرہ بھی
معرفہ ہوجاتا ہے جیسے
"غلامُ زیدٍ" اور اگر نکرہ کی
نکرہ کی طرف اضافت کریں تو وہ نکرہ نکرہ مخصوصہ
بن جاتا ہے غلامُ رجلٍ

2۔ لفظی =
"فھی أن یکون المضاف صفۃ مضافۃ إلی معمولھا
وھی فی تقدیر الانفصال"
یعنی اضافت لفظی یہ ہے کہ مضاف صیغہ صفت ہو اپنے
معمول کی طرف
ظاہر تو مضاف اور مضاف الیہ کا اتصال نظر آ رہا ہوتا
ہے جیسے "ضاربُ زیدٍ" میں ہے لیکن حقیقتاً دونوں
میں انفصال ہوتا ہے عامل اور معمول کے اعتبار سے
وہ اس طرح کہ مضاف الیہ فاعل یا مفعول بہ ہوتا ہے اس
صیغہ صفت کا جیسے "ضاربُ زیدٍ" میں زید مفعول بہ
ہے حقیقتاً اور حسن الوجہ میں الوجہ فاعل بن رہا ہے
حسن کا حقیقتاً اس طرح کہ مضاف اور مضاف الیہ
اس میں تقدیراً انفصال ہے

نوٹ =
اضافت لفظی کا فائدہ یہ ہے کہ لفظوں میں تخفیف ہوتی ہے

السوال ۶ = صحیح اسم اور جاری مجراہ صحیح اسم کی
اضافت جب یاء متکلم کی طرف کریں گے تو
کس طرح پڑھیں گے؟

الجواب =
جب اسم صحیح اور جاری مجراہ صحیح کی اضافت
یاء متکلم کی طرف کریں گے تو اس اسم کے آخر کو
کسرہ دیں گے اور یاء متکلم کو فتح اور سکون دونوں طرح
پڑھ سکتے ہیں جیسے: غلامی دلوِی وظبیِی
اور اگر اس اسم کے آخر میں الف آرہا ہو تو الف
کو ثابت رکھ کر پڑھیں گے جیسے "عصای" و "رحای"
اور اگر اس اسم کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو
تو یاء کا یاء میں ادغام کر دیں گے اور دوسری یاء کو
فتحہ دیکر پڑھیں گے جیسے القاضی میں قاضِیَّ تاکہ دو
ساکنوں کا جمع کرنا لازم نہ آئے
اور اگر اس اسم کا آخر واؤ ماقبل مضموم ہو تو
واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کرکے
اور ماقبل کو کسرہ دیکر دوسری یاء کو فتحہ کے
ساتھ پڑھیں گے جیسے
مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَی تھا
اضافت کے وقت نون گر گیا مُسْلِمُوْیَ ہوگیا پھر واؤ کو یاء سے
بدل دیا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا تو یہ
مُسْلِمِیَّ ہوگیا

السوال ۵ = "وَفِیَّ" "عند الأکثر وفمی" عند قوم کی اضافت
جب یاء متکلم کی طرف کریں گے تو کس

طرح پڑھیں گے؟

الجواب = بعض کے نزدیک فم سے فمی پڑھیں گے اور اکثر کے نزدیک فم سے فِیَّ پڑھیں گے کیونکہ فم کی اصل فوہ تھی کثرت استعمال سے ھاء گر گئی باقی "فو" بچا جبکہ اس کی اضافت یاء متکلم کی طرف کی تو واؤ کو یاء سے بدل دیا پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا

السوال: و "ذو" لا یضاف إلی مضمر أصلاً الخ ذو کی اضافت کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں وضاحت کریں؟

الجواب: اسماء ستہ مکبرہ میں سے "ذو" ضمیر کی طرف کبھی بھی مضاف ہو کر استعمال نہیں ہوتا لیکن ذو کی اضافت ہمیشہ اسم جنس کی طرف ہوتی ہے

"جاءنی رجلٌ ذو مالٍ"

30

الخاتمہ:

"التوابع"

السوال 1: فقد یکون اعراب الاسم...الخ مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

الجواب: مصنف علیہ الرحمہ اللہ عبارت سے یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ پیچھے "یعنی مرفوعات، منصوبات، مجرورات" میں آپ اسم کا اعراب اسکے اصل ہونے کے اعتبار سے پڑھ کر آئے ہیں اور توابع میں اسم پر اعراب ماقبل کے تابع ہوکر آئے گا

السوال 2: توابع کی تعریف بیان کریں؟

الجواب: "وھو کل ثانٍ معرب باعراب سابقہ من جھۃٍ واحدۃٍ"

توابع یعنی ہر وہ دوسرا جسے اعراب دیا گیا ہو اپنے سابق کے اعراب کے ساتھ ایک ہی جہت پر

"النعت"

السوال 3: نعت کی تعریف مع امثال بیان کریں؟

الجواب: النعت تابع یدل علی معنًی فی

31

متبوعہ أو فی متعلق متبوعہ۔
یعنی نعت وہ ایسا تابع ہے جو اپنے متبوع کے معنی پر دلالت کرتا ہے یا اپنے متبوع کے متعلق کے معنی پر دلالت کرتا ہے
مثال جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ۔
جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْہُ
پہلی مثال میں عالم تابع رجل متبوع کے معنی پر دلالت کر رہا ہے یعنی علم والا
اور دوسری مثال میں عالمٌ تابع رجلٌ متبوع کے متعلق ابوہ کے معنی پر دلالت کر رہا ہے یعنی وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے

السوال۔ تابع اور متبوع میں کتنی چیزوں کی میں مطابقت ضروری ہے؟

الجواب:۔
اگر تابع متبوع کے معنی پر دلالت کرے تو دس ۱۰ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے:

① رفع ② نصب ③ جر ④ معرفہ ⑤ نکرہ
⑥ واحد ⑦ تثنیہ ⑧ جمع ⑨ مذکر ⑩ مؤنث

اور اگر تابع متبوع کے متعلق کے معنی پر دلالت کرے تو پانچ 5 چیزوں میں مطابقت ضروری ہے ---

① رفع ② نصب ③ جر ④ معرفہ ⑤ نکرہ

السوال3: صفت کے فائدے بیان کریں؟

الجواب:
اگر موصوف اور صفت دونوں نکرہ ہوں تو موصوف نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے
مثال: جیسے
جاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ

② اور اگر موصوف اور صفت دونوں معرفہ ہوں تو موصوف سے ابہام کو دور کر دیا جاتا ہے
مثال جیسے
جاءَنِي زید الفاضل۔ اب اس مثال میں یہ ابہام تھا کہ وہ فاضل ہے یا غیر فاضل تو پھر الفاضل صفت نے وہ ابہام دور کر دیا

③ صفت مدح اور ثنا کیلئے بھی آتی ہے
جیسے: تسمیۃ

④ صفت مذمت بیان کرنے کیلئے بھی آتی ہے
جیسے: تعوذ

⑤ اور صفت تاکید بیان کرنے کیلئے بھی آتی ہے
مثال جیسے: نفخۃ واحدۃ

السوال4: والمضمر لایوصف ولایوصف بہ الخ
مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

الجواب = مصنف علیہ الرحمہ یہ بتا رہے ہیں کہ ضمیریں نہ تو موصوف بنتی ہیں اور نہ ہی صفت بیان کی جاتی ہے

"العطف بالحروف"

السوال = عطف بالحروف کی تعریف بیان کریں؟

الجواب =

العطف بالحروف تابع نسب إليه ما نسب الى متبوعه وكلاهما وان بتلك النسبة

یعنی عطف بالحروف ایسا تابع ہے جس کی طرف وہ نسبت کی جاتی ہے جو نسبت اسکے متبوع کی طرف کی جاتی ہے اور وہ دونوں (یعنی تابع و متبوع) اس نسبت سے مقصود ہوں

السوال = ضمیر مرفوع متصل اور مجرور متصل پر کس طرح عطف کریں گے؟

الجواب =

ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنے کے لئے ضمیر مرفوع منفصل کی تاکید لائیں گے

مثال جیسے = ضربتُ أنا وزیدٌ

اب اس مثال میں "تُ" ضمیر مرفوع متصل ہے اس پر "زیدٌ"

36

اسم ظاہر کا عطف کرنے کے لئے "أنا" ضمیر مرفوع متصل سے تاکید لائی گئی ہے
اور مجرور متصل پہ عطف کرنے کے لئے حرف جر کا اعادہ کرنا واجب ہے

السوال 3 = فالثانی کذلک ایضًا الخ عبارت کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب =
مصنف علیہ الرحمہ یہاں سے یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے
① یعنی اگر معطوف علیہ صفت ہوگا تو معطوف بھی صفت بنے گا زیدٌن العالم والعاقل
② اور اگر معطوف علیہ صلہ ہو تو معطوف بھی صلہ ہوگا قام الذی صلّی وصام
③ اگر معطوف علیہ حال ہوگا تو معطوف بھی حال بنے گا قعد زیدٌ مشدودًا ومضروبًا
④ اور اگر معطوف علیہ کسی کام کیلئے خبر بن رہا ہو تو معطوف بھی اسکے لئے خبر بنے گا زیدٌ عالمٌ وعاقلٌ

السوال 4 = وحیث لا خلا.. الخ اس عبارت کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب =
اس عبارت کی وضاحت یہ ہے کہ

جہاں پر معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ پر رکھنا جائز نہیں ہے وہاں پر عطف کرنا بھی جائز نہیں ہے

مثال جیسے۔ ما زیدٌ قائماً ولا ذاھبٌ عمرو

اس مثال میں "ذاھب" معطوف کا "زید" معطوف علیہ پر عطف کرنا اس لئے جائز نہیں ہے کیونکہ "زید" میں رفع ما مشابہ بلیس کا اسم ہونے کی وجہ سے ہے اور ذاھب میں رفع مبتداء ہونے کی وجہ سے ہے لھاذا اگر عطف کریں تو خبر میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جوکہ ما کے اسم کی طرف لوٹے پس اس وجہ سے عطف کرنا جائز نہیں۔

السوال = 2 دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنے کیلئے کیا شرط ہے؟

الجواب =

دو 2 مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اسوقت جائز ہے جب معطوف علیہ مقدم و مجرور ہو

مثال جیسے = فی الدار زیدٌ والحجرة عمرو

اب اس مثال میں دو مختلف عامل ہیں ایک حرف جر "فی" عامل ہے اور دوسرا عامل زید میں ابتداء ہے لھاذا اب ان دونوں

(یعنی حرف جر فی اور زید الابتداء میں) کا دو متخلف عاملوں پر عطف کرنا اس لئے جائز ہے کہ المعطوف علیہ الدار رجل بھی ہے اور مقدم بھی ہے یعنی فی الدار جر مقدم ہے اور زید مبتداء مؤخر ہے

السوال؛ وفی هذه المسئلة مذهبان الخ مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

الجواب = مذکورہ عبارت میں اس اختلاف کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ امام فراء کے نزدیک دو متخلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا مطلقاً جائز ہے چاہے معطوف علیہ مقدم و مجرور ہو یا نہیں اور امام سیبویہ کے نزدیک دو متخلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا جائز نہیں چاہے معطوف علیہ مقدم و مجرور ہو یا نہیں۔

"تاکید کا بیان"

السوال؛ تاکید کی تعریف اور اسکی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟

الجواب۔ التاکید تابع یدل علی تقریر المتبوع فیما ینسب إلیه أو علی شمول الحکم لکل فرد من افراد المتبوع۔

۳۷

یعنی تاکید ایسا تابع ہے جو دلالت کرتا ہے متبوع کی پختگی پر یا حکم کے شامل ہونے پر متبوع کے تمام افراد کیلئے اس میں جو اسکی تعریف کی طرف نسبت کی گئی

"تاکید کی 2 اقسام ہیں"

① لفظی =
تاکید لفظی وہ تاکید ہے جو لفظوں کی تکرار سے حاصل ہو
جاءَ زیدٌ زیدٌ - جاءَ زیدٌ زیدٌ

② معنوی =
تاکید معنوی وہ تاکید ہے جو متعدد الفاظ سے حاصل ہو وہ نو "9" الفاظ ہیں

① نفس ② عین ③ کلا ④ کلتا ⑤ کُل
① اجمع ② اکتع ③ ابتع ④ ابصع

مثال =
جاءَ زیدٌ نفسُہٗ

السوال² = نفس اور عَیْنٌ کا استعمال بیان کریں؟

الجواب =
نفس اور عین ہمیشہ ضمیر اور صیغے کے بدلنے کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں یعنی

38

واحد کی تاکید کیلئے واحد، تثنیہ کیلئے تثنیہ جمع کیلئے جمع مذکر کیلئے مذکر اور مؤنث کیلئے مؤنث

السوال 3 = کلا اور کلتا کا استعمال بیان کریں؟

الجواب =

یہ دونوں ہی خاص طور پر ہمیشہ تثنیہ کیلئے استعمال ہوتے ہیں جبکہ کلا تثنیہ مذکر کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے

مثال: جیسے۔ "قام الرجلان کلاهما"

اور کلتا تثنیہ مؤنث کیلئے مثال = قامت المرأتان کلاهما۔

السوال 4 کلّ، اجمع، اکتع وغیرہ کا استعمال بیان کریں؟

الجواب

کل ایسا واحد صیغہ ہے کہ جو مفرد اور جمع کیلئے استعمال ہوتا ہے اور انکے ساتھ مفرد اور جمع کی ضمیریں بدلتی رہتی ہیں جبکہ کل اپنی اصلی حالت پر باقی رہتا ہے

جاءنی القوم کلهم۔ قرأت الکتاب کله

أجمع اور اسکے اخوات کا استعمال

اجمع اور اس کے اخوات مفرد اور جمع کے لئے استعمال ہوتے ہیں نیز ان کے بدلنے کے ساتھ ضمیریں بھی بدلتی رہتی ہیں یعنی واحد مذکر کیلئے وہی، واحد مؤنث کیلئے وہی، جمع مذکر کیلئے وہی ضمیر اور اس طرح جمع مؤنث کیلئے جمع مؤنث کا صیغہ اور جمع مؤنث کی ضمیر

أجمع (واحد مذکر) جمعاءُ (واحد مؤنث)
اجمعون (جمع مذکر) جُمَعُ (جمع مؤنث)

کلّ اور أجمع ایسی شئی کی تاکید بن کر آتے ہیں جن کے اجزاء اور حصّے ہوتے ہیں اور جن کا جدا کرنا حسّی طور پر یا حکمًا درست ہو

حسّی کی مثال۔ جاءنی القوم کلّهم
حکمًا کی مثال۔ اِشتریتُ العبدَ کلَّهٗ

السوال[5]۔ واعلم أنّ أكتعُ، ابتع، ابصع الخ مذکورہ عبارت کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب=

اس کی وضاحت یہ ہے کہ اکتع ابتع ابصع یہ تینوں اجمعُ کے تابع ہیں جو معنی (تمام) أجمعُ کا ہے وہی ان تینوں کا ہے نیز ان تینوں کو أجمعُ پر مقدم کرنا جائز نہیں اور یہ تینوں اجمعُ کے بغیر ذکر نہیں کئے جاتے

"بدل کا بیان"

السوال 1 = بدل کی تعریف اور اسکی اقسام بیان کریں؟ مع تعریفات

الجواب ۔

البدل تابع ینسب إلیه ما نسب إلی متبوعه

وھو مقصود بنسبة دون متبوعه ۔

یعنی بدل ایسا تابع ہے جس کی طرف نسبت کی جاتی وہ جو نسبت کی جاتی ہے اس کے متبوع کی طرف اور نسبت میں تابع ہی مقصود ہوتا ہے نہ کہ اس کا متبوع ۔

"بدل کی ۴ اقسام ہیں"

① بدل کل = ② بدل بعض ③ بدل اشتمال ④ بدل غلط

بدل کل کی تعریف ۔

بدل کل وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع ہی کا مدلول ہوتا ہے

جاءنی زید أخوك

بدل بعض کی تعریف ۔

بدل بعض وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کے مدلول کا جزء ہوتا ہے

مثال = ضربت زیدًا رأسه ۔ اب اس مثال میں رأسه زیدًا متبوع کے مدلول کا جزء ہے

بدل اشتمال کی تعریف ۔

بدل اشتمال وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کا متعلق ہوتا ہے = سُلِبَ زیدٌ ثوبُه

اس مثال میں ثوب زید متبوع کا متعلق ہے

بدل غلط کی تعریف =
بدل غلط وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد
ذکر کیا جائے جاءنی زید جعفر

السوال = والبدل ان کان نکرۃ من معرفۃ الخ مذکورہ
عبارت کی وضاحت کریں ؟

الجواب =
اس عبارت کو لانے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ
اگر مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو تو بدل
کی صفت لانا واجب ہے
مثال جیسے =
اس مثال میں الناصیۃ مبدل منہ معرفہ ہے اور ناصیۃ
بدل نکرہ ہے لہاذا اس کی صفت لانا واجب ہے جو کاذبۃ
اور اس کا عکس واجب نہیں یعنی اگر مبدل منہ نکرہ ہو
اور بدل معرفہ ہو تو بدل کی صفت لانا واجب نہیں
مثال جاءنی رجل اخوک اب اس مثال میں اخوک
بدل معرفہ ہے لہاذا اس کی صفت لانا واجب نہیں
اور متجانسین میں بھی بدل کی صفت لانا واجب نہیں
یعنی مبدل منہ اور بدل اگر دونوں معرفہ ہوں
جاءنی زید اخوک = مبدل منہ اور بدل دونوں نکرہ
ہوں مثال جاءنی رجل اخ لک لہاذا پہلی
مثال اخوک اور دوسری مثال اخ میں بدل کی صفت

لانا واجب نہیں

"عطف بیان"

السوال- ولا یلتبس بالبدل لفظا الخ مذکورہ عبارت کس سوال مقدر کا جواب ہے؟

الجواب=

مذکورہ عبارت اس سوال مقدر کا جواب ہے کہ
عطف بیان دراصل بدل ہی ہوتا ہے اور توابع کل چار ہی ہیں
عطف بیان کوئی الگ سے تابع نہیں
اس سوال مقدر کا جواب یہ ہے کہ
عطف بیان اور بدل دونوں الگ الگ
چیزیں ہیں بدل اور مبدل منہ میں بدل نسبت میں مقصود
ہوتا ہے اور مبدل منہ بطور وضاحت ہوتا ہے جبکہ عطف بیان
نسبت میں مقصود نہیں ہوتا بلکہ معطوف الیہ (متبوع) کی
پختگی کے لئے آتا ہے

السوال= أنا ابن التارك البكري بشر الخ مصنف نے
اس شعر کو لانے کا مقصود بیان کریں؟

الجواب- شعر کا ترجمہ: میں بکری بشر کو قتل کرنے والے کا
بیٹا ہوں اس حال میں کہ اس پر پرندے موجود ہیں
اور وہ انتظار کر رہے ہیں اس پر گرنے کا

شعر کی تشریح:

شاعر اس شعر میں فخر کرتے ہوئے کہنا چاہ رہے ہیں کہ اسکے والد نے بکری بشر جیسے بہادر کو قتل کیا ہے اور میرے باپ کی بہادری کا عالم یہ ہے کہ پرندے آخری سانس نکلنے تک اس پر حملہ کرنے کا انتظار کرتے ہیں

اس شعر کو لانے کا مقصد:

اس شعر میں البکری بشر مبدل منہ اور بدل بن رہا ہے یہ بعض کے نزدیک ہے جبکہ اکثر کے نزدیک یہ معطوف الیہ اور عطف بیان بن رہا ہے کیونکہ البکری بشر کو مبدل منہ اور بدل بنائیں تو یہ درست نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں عامل کا تکرار ہوتا ہے یعنی جو مبدل منہ کا عامل ہوتا ہے وہی بدل کا بھی ہوتا ہے

"المبنی الاصل"

السوال۔ مبنی الاصل اور مشابہ مبنی الاصل کی تعریف بیان کریں؟

الجواب۔

مبنی الاصل:

وہ ایسا اسم ہے جو واقع ہوتا ہے اس حال میں کہ وہ مرکب نہ ہو اپنے غیر کے ساتھ جیسے احد: اثنان

مبنی الاصل کے مشابہ ۳ چیزیں ہیں:

① مبنی اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی قرینے کا محتاج ہو مثال جیسے ھٰؤلاء اپنے معنی پر

دلالت کرنے کیلئے کسی قرینے کا محتاج ہے اور یہ ظاہر میں اشارہ کرتا ہے

② یا وہ مشابہ تین حروف سے کم ہو جیسے ذا، اور مِن،

③ یا وہ مشابہ حروف کے معنی کو ضمن میں لئے ہوئے ہو جیسے "احد عشر" اب اس مثال میں عشر واؤ حرف عطف کے معنی کو ضمن میں لئے ہوئے ہے یعنی ایک اور دس

السوال - مبنی کا حکم بیان کریں ؟

الجواب -

مبنی کا حکم یہ ہے کہ مبنی کا آخر عامل کے بدلنے سے نہیں بدلے گا اور مبنی کی حرکات. فتحہ، ضمہ وکسرہ اور وقف کی حالت میں سکون ہوتا ہے

السوال - مبنی الاصل کے مشابہ کتنی چیزیں ہیں بیان کریں ؟

الجواب -

اسماء اشارات. اسماء موصولات. اسماء افعال. اسماء اصوات. مرکبات. کنایات. ضمیریں اور بعض ظروف

"ضمیر کا بیان"

السوال - ضمیر کی تعریف ھدایۃ النحو کی روشنی میں بیان کریں ؟

الجواب:

اسا اسم جسکو وضع کیا گیا تاکہ وہ دلالت کرے متکلم، مخاطب، یا غائب پر جس کا ذکر پہلے گزر چکا لفظاً معناً یا حکماً

٩٥/

السوال = تعریف میں لفظاً معناً اور حکماً کی وضاحت کریں؟
الجواب:
لفظاً سے مراد یعنی مرجع کا ذکر پہلے لفظاً گزر چکا ہو اس کی مثال جیسے ضرب غلامہ زیدٌ اس مثال میں غلامہ سے پہلے زید کا ذکر تحقیقاً ہو چکا ہے جبکہ ضرب غلامہ زیدٌ میں غلام سے پہلے زید کا ذکر مرتبے کے اعتبار سے ہو چکا ہے وہ اسطرح کہ فعل کے بعد فاعل کا مرتبہ آتا ہے اور یہاں پر زید فاعل بن رہا ہے اور
معناً سے مراد یعنی مرجع کا ذکر معنوی طور پر ہو چکا ہو اس کی مثال جیسے
«اعدلوا هو أقرب للتقوىٰ»
اس مثال میں ھو کا مرجع عدل ہے اور یہ اعدلوا کے ضمن میں سمجھا جا رہا ہے
اور حکماً سے مراد یعنی کہ مرجع کا ذکر حکمی طور پر ہو چکا ہو جیسے (قل هو اللہ احد)
اس مثال میں ھو ضمیر کا مرجع وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ اسطرح کہ جب ضمیر کا مرجع حکماً گزر چکا ہو تو اس لیے ضروری ہے کہ ذھن میں کوئی قصّہ یا مضمون حاضر ہو اور وہ ضمیر اس قصّہ یا مضمون کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے مذکورہ مثال میں ھو ضمیر کا مرجع وہ اللہ عزوجل ہے کیونکہ اس ضمیر سے پہلے ہم نے ذھن میں ایک مضمون سوچا کہ اللہ عزوجل ایک ہے اور پھر اس ضمیر کو مضمون کی طرف لوٹا دیا۔

السوال = ضمیر مرفوع متصل کن صیغوں میں مستتر

ہوتی ہے بیان کریں؟

الجواب۔

ضمیر مرفوع متصل سات 7 صیغوں میں مستتر ہوتی ہے

1-2 = ماضی کے 2 دو صیغے (واحد مذکر و واحد مؤنث غائب)

3 - 4 = مضارع کے 2 دو صیغوں میں (واحد متکلم و جمع متکلم)

5 = مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر

6 = مضارع کے دو صیغے (واحد مذکر و واحد مؤنث غائب)

7 = اور اسمائے مشتقہ یعنی اسم فاعل و اسم مفعول وغیرہ میں

السوال۔ ولا یجوز استعمال المنفصل إلّا لتعذّر المتصل الخ

ضمیر منفصل کا استعمال کب اور کتنی طرح جائز ہے

الجواب۔

جب ضمیر متصل کا استعمال متعذر ہوجائے تو اس وقت ضمیر منفصل کا استعمال جائز ہے

استعمال کی صورتیں:

① جب ضمیر اپنے عامل پر متعذر ہو تو اس صورت میں ضمیر منفصل کا استعمال کرنا جائز ہے مثال جیسے:

إيَّاكَ نَعْبُدُ = اس مثال میں إياك ضمیر منفصل ہے اور یہ نعبد عامل سے مقدم ہے کیونکہ یہاں پر ضمیر متصل کا استعمال متعذر ہے اس لئے کہ ضمیر متصل فعل کے آخر میں آتی ہے اور یہاں پر فعل مقدم ہے

(2) ضمیر اور اسکے عامل کے درمیان فاصلہ آجائے تو اسوقت ضمیر متصل کا استعمال متعذر ہوجاتا ہے لہذا وہاں پر بھی ضمیر منفصل کا استعمال جائز ہے

مثال جیسے = "وما ضربك إلّا أنا"

اس مثال میں أنا ضمیر اور اسکے عامل (ضرب) کے درمیان إلّا کے ذریعے فاصلہ آگیا لہذا یہاں پر ضمیر متصل لانا متعذر ہے کیونکہ یہ فعل سے ملی ہوئی ہوتی ہے
نیز اگر بالفرض لائے بھی تو معنی مقصود حاصل نہیں ہوتا اور اسوقت ترجمہ یہ ہوتا کہ میں نے تجھے نہیں مارا

(3) ضمیر کا عامل اگر معنوی ہو تو اس صورت میں ضمیر منفصل ہی لائیں گے

مثال جیسے = "أنا زيدٌ" اس مثال میں ضمیر منفصل محل رفع اور ابتداء کے مقام میں ہے لہذا یہاں پر بھی ضمیر متصل کا استعمال کرنا متعذر تھا

(4) جب ضمیر کا عامل حرف ہو اور ضمیر خود محل رفع ہو تو اسوقت ضمیر متصل کا استعمال متعذر ہوتا ہے لہذا وہاں ضمیر کو منفصل لائیں گے

مثال جیسے =

"وما انت الّا قائمًا"

اس مثال میں ما حرف نافیہ عامل ہے اور انت ضمیر محل رفع میں بھی ہے لہذا ضمیر کو منفصل لائیں گے کیونکہ ضمیر متصل

دخل ضروری اور وہ دوخل) بیان ہے ہی نہیں

السوال- و یدخل بین المبتدأ والخبر صیغة مرفوع منفصل مطابق المبتدأ: مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

الجواب:

یہاں سے مصنف یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ مبتداء اور خبر کے درمیان ضمیر منفصل کو اسوقت لایا جاتا ہے کہ جب خبر معرفہ ہو یا خبر اسم تفضیل بمِن ہو

مثال جیسے

"زید ھو القائم" - و کان زید ھو افضل من عمر

ان مثالوں میں ضمیر منفصل مبتداء اور خبر کے درمیان اسوجہ سے لائی گئی ہے تاکہ مبتداء سے خبر اور صفت کے درمیان فرق واضح ہوجائے

"اسم اشارہ"

السوال - اسم اشارہ کی تعریف بیان کریں؟

الجواب:

أسماء الإشارة ما وضع لیدلّ علی مشار إلیه

ترجمہ:

اسم اشارہ وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا تاکہ دلالت کرے مشار الیہ پر

اقسام حروف خطاب / اقسام مشار الیہ	جبکہ مخاطب واحد مذکر ہو	جبکہ مخاطب تثنیہ مذکر و مؤنث ہو	جبکہ مخاطب جمع مذکر ہو	جبکہ مخاطب واحد مؤنث ہو	جبکہ مخاطب جمع مؤنث ہو
جبکہ مشار الیہ واحد مذکر ہو	ذَاكَ	ذاكما	ذاكم	ذاكِ	ذاكنّ
جبکہ مشار الیہ تثنیہ مذکر ہو	ذَانِكَ	ذانكما	ذانكم	ذانكِ	ذانكن
جبکہ مشار الیہ واحد مؤنث	تَاكَ	تاكما	تاكم	تاكِ	تاكنّ
جبکہ مشار الیہ تثنیہ مؤنث ہو	تَانِكَ	تانكما	تانكم	تانكِ	تانكن
جبکہ مشار الیہ جمع مذکر و مؤنث ہو	أولئكَ	أولئكما	أولئكم	أولئكِ	اولئكن

اسمِ موصول

السوال۔ اسم موصول کی تعریف ھدایۃ النحو کی روشنی میں تحریر کریں؟

الجواب۔ الموصول اسم لا یصلح أن یکون جزءً تامًّا من جملة إلا بصلة بعده

ترجمہ: اسم موصول وہ اسم ہے جو جملہ کا مکمل جزء ہونے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو مگر صلہ کے ساتھ جو اسکے بعد ہوتا ہے

السوال۔ کون کونسے اسماء ہیں جو اسم موصول کے معنی میں ہوتے ہیں؟

الجواب۔

مَن، مَا، أيٌّ، أيّةٌ اور ذُو یہ الّذی اسم موصول

کے معنی میں ہوتے ہیں

السوال= ذو بمعنی الذی استعمال ہوتا ہے اسکی دلیل بیان کرو

الجواب=

اسکی دلیل شاعر کا یہ شعر ہے:

فإنّ الماء ماء أبی وجدّی: وبئری ذو حفرت وذو طویت

ترجمہ=

بیشک پانی میرے باپ دادا کا پانی ہے اور میرا کنواں وہ ہے جسے میں نے کھودا ہے اور جس سے میں کھینچتا ہوں

السوال= الف لام بمعنی الذی کب استعمال ہوتا ہے؟

الجواب=

اسم فاعل یا اسم مفعول پر آنے والا الف لام اس وقت اسم موصول الذی کے معنی میں ہوگا جب خود اسم فاعل یا اسم مفعول اس کا صلہ ہو اور اس وقت اسم فاعل کا ترجمہ فعل مضارع والا کریں گے اور اسم مفعول کا ترجمہ فعل مجہول والا کریں گے

مثال جیسے

اسم فاعل کی مثال: جاءنی الضارب زیدًا

اسم مفعول کی مثال: جاءنی المضروب غلامهٗ

ان مثالوں میں الضارب اور المضروب پر آنے والا الف لام اسم موصول کے معنی میں ہے کیونکہ یہاں پر اسم فاعل اور اسم مفعول خود اسکا صلہ بن رہے ہیں

السوال = اسم موصول کے صلہ میں ضمیر عائد کو حذف کرنا کب جائز ہے؟

الجواب =

اسم موصول کے صلہ سے ضمیر عائد کو حذف کرنا اس وقت جائز ہے جب اسکا صلہ مفعول کی ضمیر بن رہا ہو

مثال جیسے،

"قامَ الذی ضربت"

اب اس مثال میں الذی کا صلہ محذوف ہے جو کہ ضربت کی ہٗ ضمیر مفعول ہے

السوال = واعلم أنّ "أیاً" و "أیّة" معربة ؛ واعلم سے مصنف کس بات کو بیان کرنا چاہ رہے ہیں؟

الجواب =

مصنف یہ بیان کرنا چاہ رہے ہیں کہ ایّ اور أیّة معرب استعمال ہوتے ہیں لیکن جب یہ مضاف ہوں اور ان دونوں کے صلے کا شروع کا لفظ محذوف ہو تو یہ دونوں مبنی ہوتے ہیں

"اسماء افعال"

السوال = اسم فعل کی تعریف بیان کریں؟

الجواب =

ہر وہ اسم جو امر یا ماضی کے معنی میں ہو یا ثلاثی مجرد سے فعال کے وزن پر ہو اسے اسم فعل کہتے ہیں

مثال جیسے۔ رُوَیدَ زیدًا بمعنی امھلہ (امر)

58/

هیہات زیدٌ بمعنی بَعُدَ (ماضی)
نَزالِ بمعنی اِنزل اور تراکِ بمعنی اُترُک (مفعال کے وزن پر

السوال = وھذہ الثلاثۃ من أسماء الأفعال الخ مصنف کا اس عبارت کو لانے کا مقصد بیان کریں؟
الجواب =
مذکورہ عبارت سے اوپر مصنف نے یہ بیان کیا ہے کہ فعال کے وزن پر آنے والا صیغہ جب مصدر معرفہ کے معنی میں ہو یا کسی مؤنث کی صفت ہو یا کسی معین مؤنث کا علم ہو تو وہ بھی مبنی ہوگا جس طرح فعال کا صیغہ جب امر اور ماضی کے معنی میں ہو تو وہ مبنی ہوتا ہے
اور مذکورہ عبارت سے یہ بتا رہے ہیں کہ یہ مبنی ضرور ہیں فعال کے وزن پر ہونے کی وجہ سے لیکن اسماء افعال میں سے نہیں ہیں

السوال = اسماء اصوات کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟
الجواب =
تعریف =
الأصوات کلُّ لفظٍ حکی بہ صوت
ترجمہ = اصوات ہر وہ لفظ ہے جسکے ذریعے سے آواز کو حکایت یعنی نقل کیا جائے
مثال جیسے
غاقِ کوے کی آواز کے لئے

"المرکبات"

السوال: مرکب کی تعریف تحریر کریں؟

الجواب:

المرکبات کل اسم رکب من کلمتین لیس بینھما نسبۃ۔

مرکبات ہر وہ اسم جو ایسے دو کلموں سے مکمل بنے جن دو کلموں کے درمیان کوئی نسبت نہ ہو

السوال: مرکب کے مبنی یا معرب ہونے کا اصول بیان کریں؟

الجواب:

مرکب کا دوسرا کلمہ اگر کسی حرف کو ضمن میں لئے ہوئے ہوگا تو مرکب کے دونوں جزء مبنی بر فتح ہوں گے جیسے احد عشر

اور اگر مرکب کا دوسرا کلمہ کسی حرف کو ضمن میں لئے ہوئے نہ ہو تو صحیح قول یہ ہے کہ پہلا جزء مبنی بر فتح اور دوسرا جزء معرب غیر منصرف ہوگا جیسے بَعلبکُّ

"اسمائے کنایات"

السوال: کنایات کی تعریف بیان کریں؟

الجواب:

"الکنایات ھی اسماء تدلّ علی عدد مبھم أو حدیث مبھم"

ترجمہ: کنایات یہ ایسے اسماء ہیں جو مبھم عدد یا مبھم بات

پر دلالت کرتے ہیں

عدد مبہم کی مثال = کم و کذا

مبہم بات کی مثال = کیت و ذیت

السوال = کم کی اقسام بمع مثال بیان کریں ؟

الجواب =

کم کی 2 اقسام ہیں

① کم استفہامیہ ② کم خبریہ

کم استفہامیہ کی تعریف :

کم استفہامیہ وہ ہے کہ جس کی تمییز مفرد و منصوب ہوتی ہے جیسے کم رجلا عندک

کم خبریہ کی تعریف =

کم خبریہ وہ ہے کہ جس کی تمییز مفرد مجرور اور جمع مجرور آتی ہے جیسے کم مالٍ انفقتہ و کم رجالٍ لقیتہ

السوال = تمییز کے حذف پر قرینے بیان کریں ؟

الجواب =

کبھی تمییز کو قرینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے

جیساکہ : کم مالک ای کم دینارًا مالک

۱ ÷ اس مثال میں دینارًا تمییز کے حذف پر قرینہ یہ ہے کہ کم کبھی بھی معرفہ پر داخل نہیں ہوتا لہذا اس کی تمییز نکرہ محذوف ہے

55

وكم ضربت أي ضربة ضربت

اب اس مثال میں تمیز کے حذف
پر قرینہ یہ ہے کہ کم کبھی بھی فعل پر داخل نہیں ہوتا۔

السوال: کم استفہامیہ وکم خبریہ کب مرفوع، منصوب اور مجرور
ہوتے ہیں ؟

الجواب:
کم چاہے استفہامیہ ہو یا خبریہ دونوں صورتوں
میں منصوب واقع ہوگا
کم منصوب تب ہوگا کہ جب اسکے بعد ایسا فعل واقع ہو جو
اس ضمیر کے ساتھ مشغول نہ ہوتا ہو مثال: کم رجلاً ضربت
چاہے مفعول بہ ہو مثال جیسے: کم ضربة ضربت
چاہے مفعول مطلق ہو مثال جیسے: کم یوسف سرت
چاہے مفعول فیہ ہو مثال جیسے: کم یوما صمت
اور کم مجرور واقع ہوگا جبکہ اس سے پہلے حرف جر آرہا ہو یا
مضاف ہو
مثال جیسے: بکم رجلاً مررت، وعلی کم رجل حکمت
اور کم مرفوع واقع ہوگا جبکہ مبتداء ظرف نہ ہو اور جو
ظرف ہو
مثال جیسے: کم رجلاً أخوك، کم یوماً سفرك

الظروف المبنیہ

السوال = ظروف مبنیہ میں سے قبل، بعد، تحت، فوق کا استعمال بیان کریں؟

الجواب =

قبل، بعد، تحت، فوق، کا استعمال تین 3 طرح ہوتا ہے

1. ان کا مضاف الیہ مذکور ہوگا
2. ان کا مضاف الیہ نسیاً منسیاً ہوگا
3. ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہوگا

پہلی دونوں صورتوں میں قبل، بعد، تحت، فوق وغیرہ معرب ہوں گے

مثال: قال تعالیٰ: "لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلٍ وَمِنْ بَعْدٍ"

جبکہ تیسری صورت میں قبل، بعد، تحت، وغیرہ مبنی بر ضمہ ہوں گے

مثال: "لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ"

السوال = قبل، بعد وغیرہ کو غایات کیوں کہا جاتا ہے؟

الجواب =

قبل، بعد وغیرہ کو غایات اس وجہ سے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ کاٹ دیئے جاتے ہیں اضافت سے ویسے تو کلام کی انتہاء مضاف الیہ پر ہوتی ہے لیکن یہاں پر مضاف الیہ حذف ہونے کی وجہ سے کلام کی انتہاء مضاف پر ہوگی اور کلام اپنی انتہاء کو پہنچ گیا ہے اس لئے انکو غایات کہا

جاتا ہے

السوال: حیث کا استعمال بیان کریں؟

الجواب: حیث کا استعمال 2 طرح سے ہوتا ہے

(1) حیث اکثر طور پر جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے

قولہ تعالیٰ:

سنستدرجھم من حیث لا یعلمون

اب اس آیت مبارکہ میں حیث مضاف ہے لا یعلمون جملے کی طرف

(2) اور کبھی کبھی حیث مفرد کی طرف بھی مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے جیسا کہ شاعر کا قول:

"أما ترى حيث سهيل طالعًا"

"نجمًا يضيئ كالشهاب ساطعًا"

ترجمہ: کیا تو نے نہ دیکھا سہیل ستارے کے طلوع ہونے کی جگہ اس حال میں اس چمکدار ستارے کے بلند ہونے کو کہ وہ روشن کرتا شہاب کی طرح۔

اب اس مثال میں حیث مضاف ہے سہیل مفرد کی طرف۔

نوٹ: جب حیث جملے کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جملے کو مفرد کے معنی میں کر دے

السوال: إذ اور إذا کا استعمال بیان فرمائیں؟

الجواب: إذ کا استعمال:
إذ یہ ماضی کیلئے آتا ہے اور واقع
ہوتے ہیں اسکے بعد 2 جملے ① جملہ فعلیہ ② جملہ اسمیہ
ضروری نہیں ہے کہ اسکے بعد جملہ لازمی طور پر واقع ہو
بلکہ واقع ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا:
اذا کا استعمال:
إذا مستقبل کیلئے آتا ہے اور جب یہ
ماضی پر داخل ہو تو اسکو مستقبل کے معنیٰ میں کر دیتا ہے
مثال: إذا جاء نصر اللہ والفتح؛
یا اس میں معنیٰ شرط ہو اور حالانکہ ہے کہ اسکے بعد جملہ
اسمیہ واقع ہو اور زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اسکے بعد جملہ
فعلیہ ہوتا ہے واقع۔

السوال: أین، أنّیٰ، اور کیف کا استعمال بیان کریں؟
الجواب:
أین و أنّیٰ: یہ دونوں مکان کیلئے آتے ہیں بطور
استفہام جیساکہ: أین تمشی و أنّیٰ تقعد؛
اور بمعنیٰ شرط کیلئے استعمال ہوتے ہیں:
جیسے: أین تجلس أجلس، و أنّیٰ تقم أقم؛

اور کیف: حال کے بارے میں سوال کرنے کیلئے آتا ہے
مثال: کیف أنت یعنی: فی أیّ حال أنت
ان تینوں کے معنیٰ ہیں: کہاں، جب، کیسے

السوال: مذ اور منذ کتنے طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں؟
الجواب:
"مذ اور منذ دو طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں"
① اگر یہ دونوں متیٰ کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو یہ بمعنیٰ أوّل مدۃ ہونگے۔
جیسا کہ کسی نے کہا "ما رأیت زیدًا" تو اسکے جواب میں کہا جائے "ما رأیت مذ أو منذ یوم الجمعۃ"

② اگر یہ دونوں کم کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو جمیع مدت کے معنیٰ میں ہوں گے۔
جیسا کہ کوئی کہے "کم مدت ما رأیت زیدًا" تو اسکے جواب میں کہا جائے "ما رأیتہ مذ او منذ یومانِ"

السوال: لدیٰ اور عند میں فرق بیان کریں؟
الجواب:
ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ لدیٰ کا استعمال اس وقت ہوگا جب چیز اس بندے کے پاس اس وقت اسکے ساتھ موجود ہو۔
عند کے استعمال کیلئے شرط نہیں ہے کہ مال اس وقت اس کے پاس موجود ہو یا نہ ہو۔

السوال: واعلم أنہ إذا أضیف الظروف إلی الجملۃ أو إلی إذ، إذا
مذکورہ عبارت کی وضاحت بیان کریں؟

الجواب: یہاں مصنف علیہ الرحمہ ان ظروف کا بیان فرما رہے ہیں کہ جو معرب ہوتے ہیں لیکن! جب ان کی اضافت جملے کی طرف یا کلمہ اذ کی طرف کی جائے تو یہ مبنی بر فتح پڑھے جائیں گے۔
اور وہ ظروف یہ ہے:
یوم، مثل، ماقبل ہا، غیر ان

المعرفۃ والنکرۃ

السوال: معرفہ کی تعریف نیز ہدایۃ النحو کی روشنی میں معرفہ کی اقسام بیان فرمائیں؟
الجواب:
معرفہ کی تعریف: معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو۔
معرفہ کی ۶ اقسام ہیں:
(۱) ضمیر (۲) علم (۳) اسم مبہم یعنی اسم اشارہ و موصول (۴) مضاف
(۵) معرف باللام (۶) معرب النداء

السوال: علم کی تعریف بیان کریں اور اعرف المعارف کے درجے بیان کریں؟
~~الجواب~~:

الجواب: علم کی تعریف: علم وہ ہے جس کو معین چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو اور وہ اپنے غیر کو ایک وضع کے ساتھ شامل نہ ہو۔

معرفہ کی اقسام میں سے پہلا درجہ ضمیر متکلم کا ہے معرفہ کے اعتبار سے جیسا کہ "أنا" و "نحن"
پھر مخاطب کا ہے جیسا کہ "أنت" پھر غائب کا ہے جیسا کہ "هو"
پھر علم کا ہے پھر مبہمات کا ہے پھر معرف باللام کا ہے پھر معرف بالنداء کا ہے۔

السوال: نکرہ کی تعریف بیان کریں ھدایۃ النحو کی روشنی میں؟
الجواب:
نکرہ وہ ہے کہ جسے وضع کیا گیا ہو غیر معین چیز کیلئے جیسا کہ رجل و فرس۔

أسماء العدد

السوال: اسماء عدد کی تعریف بیان کریں؟
الجواب:
اسماء عدد وہ ہیں جو وضع کیے گئے ہوں تاکہ وہ دلالت کریں اشیاء کے افراد کی مقدار پر۔

السوال: عربی میں گنتی استعمال کرنے کا آسان طریقہ بیان

کہاں جس سے عدد اور معدود دونوں کی پہچان ہوجائے

الجواب:

عربی میں گنتی استعمال کرنے کیلئے بارہ اسم عدد ہیں جو اصول کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ استعمال کا طریقہ معلوم ہوجانے کے بعد بندے کیلئے ہزاروں تو کیا لاکھوں تک عربی میں گنتی استعمال کرنا آسان ہوجائے

اور وہ بارہ اسماء عدد یہ ہیں:

① واحد، احد، احدی، واحدۃٌ ② اثنان، اثنتان، ثنتان ③ ثلاثۃٌ سے عشرۃ تک اور الف اور مائۃ،

واحدۃٌ اور اثنان قیاس کے مطابق استعمال ہوتے ہیں۔ معدود (یعنی جس چیز کو شمار کر رہے ہیں) اگر مذکر ہے تو اسم عدد واحد اور اثنان بھی مذکر ہونگے اور معدود اگر مؤنث ہے تو اسم عدد واحد اور اثنان بھی مؤنث ہوں گے

جیسے مرد کیلئے استعمال کیا جائے گا (واحدٌ اور احدٌ) جبکہ عورت کیلئے استعمال کیا جائے گا (واحدۃٌ اور احدیٰ)

دو مردوں کیلئے استعمال کئے جائیں گے ((اثنان)) اور دو عورتوں کیلئے استعمال کئے جائیں گے ((اثنتان و ثنتان))

"ثلاثۃ سے عشرۃ تک کا استعمال"

ثلاثۃ سے لیکر عشرۃ تک کا اسم عدد قیاس کے خلاف آتا ہے یعنی اسم عدد اگر مذکر ہو تو معدود مؤنث ہوگا اور اگر اسم عدد مؤنث ہو تو معدود مذکر ہوگا جیسے ثلاث نسوۃ ثلاثۃ رجال:

"ثلاثة سے لیکر عشرۃ تک کی تمیز (مجرور)"

یعنی ثلاثۃ سے عشرۃ تک کی تمیز جمع مجرور آتی ہے جیساکہ مذکورہ مثالیں ہیں مگر ثلاثۃ سے لیکر عشرۃ تک کی تمیز اس وقت مفرد مجرور ہوگی جب تمیز مئۃ ہو

"الف اور مئۃ کا استعمال"

الف اور مئۃ مذکر، مؤنث دونوں کیلئے مضاف ہوکر ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں مثال، مئۃ رجلٍ و مئۃ امرأۃ ألف رجلٍ و ألف إمرأۃ

مئۃ اور الف کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے اگرچہ واحد و تثنیہ یا جمع استعمال ہو
مثال،

مئتا رجلٍ و مئتا امرأۃ ، الفا رجلٍ ، الفا امرأۃ و ثلاث آلاف رجلٍ و ثلاثۃ آلاف إمرأۃ،

"المذکر والمؤنث"

السوال، مؤنث کی تعریف اور اسکی علامات بیان کریں؟
الجواب، ٥

مؤنث وہ ہے جس میں تانیث کی علامت پائی جائے لفظاً یا تقدیراً،

مؤنث کی 3 تین علامتیں ہیں ① گول تاء کا ہونا جیسے طلحۃ ② الف مقصورہ کا ہونا جیسے حُبلیٰ ③ الف ممدودہ کا ہونا جیسے حمراء

السوال: مؤنث کی اقسام مع تعریفات بیان کریں؟
الجواب:
"مؤنث کی 2 اقسام ہیں"
مؤنث حقیقی:
مؤنث حقیقی وہ ہے جسکے مقابلے میں نر جاندار ہو جیساکہ ناقۃ
مؤنث لفظی: اور مؤنث لفظی وہ ہے کہ جسکے مقابلے میں نر جاندار نہ ہو جیساکہ: ظلمۃٌ وعینٌ

"المثنیٰ"

السوال: تثنیہ کی تعریف بیان کریں نیز تثنیہ بنانے کے مختلف طریقے استعمال کریں؟
الجواب: تثنیہ ایسا اسم ہے جس کے مفرد کے آخر میں ملادیا گیا ہو الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ تاکہ وہ دلالت کرے اس بات پر کہ اس مفرد کا آخر اسی کی مثل ہے، جیساکہ: رجلان، ورجلین یہ تعریف اسم صحیح کی ہے

"اسم مقصورہ سے تثنیہ بنانے کا طریقہ"

اگر اسم مقصور کا الف واؤ سے بدلا ہوا ہو اور تین حرف سے بھی زائد ہو تو اسکو اسکی اصل کی طرف لوٹا دیا

جائے گا جیسا کہ، عصا سے عصوان

اور اگر اسم مقصور کا الف واؤ یا یاء سے بدلا ہوا ہو اور تین حرف سے ذائد ہو یا کسی چیز سے بدل کر نہ آیا ہو تو اسے یاء سے بدل دیتے ہیں

جیسا کہ، رضی سے رضیان، ملہی سے ملہیان، جاری سے جاریان اور حبلی سے حبلیان

اسم ممدودہ سے تثنیہ بنانے کا طریقہ؟

اگر اسم ممدود کا ہمزہ اصلی ہو تو اسے ثابت رکھیں گے

جیسے قراء سے قرآن

اور اگر اسم ممدود کا ہمزہ تانیث کیلئے ہو تو اسے واؤ سے بدل دیا جائے گا۔

جیسے حمراء سے حمراوان۔

اور اگر اسم ممدود کا ہمزہ اصل (واؤ یا یاء) سے بدلا ہوا ہو تو اسے دو طریقوں سے پڑھنا جائز ہے

جیسے، کساوان - کساءان اصل میں کساؤ ہے۔

اسی طرح رِدائی سے رداءان ردایان

السوال، خصیۃ اور الیۃ سے تثنیہ کس طرح استعمال ہوگا؟

الجواب،

ان سے تثنیہ اس طرح استعمال ہوگا کہ آخر سے تاء تانیث حذف کردی جائے گی

مثال: خصیان اور الیان

السوال: اضافۃ مثنی الی مثنی الخ کی وضاحت کریں؟
الجواب:
اسکا مطلب یہ ہے کہ جب تثنیہ کی اضافت تثنیہ کی طرف کریں گے تو ایسے تثنیہ کی جگہ جمع کا صیغہ استعمال کریں گے
مثال: "فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا"

اب اس آیت میں کما ضمیر بھی تثنیہ ہے اسکی طرف "قلوب" کی اضافت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دو تثنیوں کا جمع ہونا ناپسندیدہ ہے۔

"المجموع"

السوال: جمع کی تعریف لکھیں؟ ھدایۃ النحو کی روشنی نیز اسم منقوص اور اسم مقصور سے جمع بنانے کا طریقہ بیان کریں؟
الجواب: جمع ایسا اسم ہے جو دلالت کرتا ہے افراد مقصود پر اسکے مفرد حرف کے ذریعے سے کچھ تبدیلی کے ساتھ چاہے لفظی ہو یا تقدیری۔
مثال: مسلمۃ سے مسلمون اور قُفُل

جمع تقدیری کی وضاحت: مثال (فُلْکٌ)

جمع تقدیری وہ ہے جس کا مفرد آتا ہی نہیں
جب یہ اُسْدٌ کے وزن پر ہوگا تو جمع ہوگا
اور اگر یہ فُعْلٌ کے وزن پر ہوگا تو واحد ہوگا

اسم منقوص سے جمع بنانے کا طریقہ،
اسم منقوص میں حرف اصلیہ
میں سے یاء کو حذف کر لیا جائے گا
جیسے، قاضی سے قاضون

اسم مقصور سے جمع بنانے کا طریقہ، اسم مقصور میں اسکے الف کو حذف کر لیا جائے گا اور اس کا ما قبل بطور مفتوح باقی رکھا جائے گا تاکہ وہ الف کے حذف ہونے پر دلالت کرے
جیسے، مصطفیٰ سے مصطفون،

نوٹ، اسم مقصور کی جمع بنانے کا یہ طریقہ صرف ذوالعقول میں استعمال کر سکتے ہیں،

السوال، وأما قولهم: "سنون" و "أرضون" و "ثبون" و "قلون" فشاذ)
مذکورہ عبارت سے اعتراض اور جواب بیان کریں؟
الجواب، سوال،
آپ نے کہا تھا کہ ذوی العقول کی جمع واؤ اور نون سے آتی ہے ہم آپکو ایسے صیغے دکھاتے ہیں جن کی جمع واؤ اور نون سے آرہی ہے اور وہ ذوی العقول بھی نہیں؟
جیسے سنون (سنة) أرضون (أرض) ثبون (ثبة) قلون (قلة)

جواب: آپ کا اعتراض اس وقت درست ہوتا کہ جب یہ کثیر الاستعمال ہوں جبکہ یہ خلاف قیاس اور شاذ استعمال ہوتے ہیں۔

السوال: اسم ذات سے جمع بنانے کیلئے کیا شرط ہے؟ وضاحت سے بیان فرمائیں؟

الجواب:

اسم ذات سے جمع بنانے کیلئے 5 پانچ شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

① مذکر عاقل ہو ② تا تانیث نہ ہو ③ أفعل کی مؤنث فعلی کے وزن پر نہ ہو جیسے احمر سے حمراء ④ فعلان کی مؤنث فعلی نہ ہو جیسے سکران سے سکری ⑤ فعیل بمعنی مفعول نہ ہو جیساکہ جریح بمعنی مجروح ⑥ اور فعول بمعنی فاعل نہ ہو جیسے صبور بمعنی صابر

السوال: هداية النحو کی روشنی میں جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کی تعریف بمع امثال بیان کریں؟

الجواب:

جمع مذکر سالم کی تعریف: جس کے آخر میں ملادیا گیا ہو واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح جیسے مسلمون

جمع مؤنث سالم کی تعریف: وہ ہے کہ جس کے مفرد کے آخر میں الف اور تاء ملادیا گیا ہو جیسے مسلمات

السوال: اسم صفت سے جمع بنانے کے کیا طریقے ہیں؟

69

الجواب: ① جس اسم صفت سے آپ جمع بنانا چاہ رہے ہیں اس کا مذکر آتا ہو
② اس اسم صفت کی جمع مذکر واؤ اور نون سے آتی جائے
③ اگر اس اسم صفت کا مذکر نہ آتا ہو تو اس کی مؤنث تاء کے بغیر استعمال نہ کی جاتی ہو
جیساکہ: حائض اور حامل،
تاء کی شرط اسلئے لگائی ہے تاکہ التباس لازم نہ آئے جمع میں جیساکہ "حائضات"
یہ جمع ہے حائضة کی اگر یہ جمع ہو "حائض" کی تو التباس لازم آجائے گا لہذا تاء کی شرط لگائیں گے تاکہ التباس بھی نہ آئے

السوال: جمع مکسر کی تعریف بیان فرمائیں؟
الجواب:
جمع مکسر وہ ہے جس میں واحد کی بناء تبدیل ہو جائے

السوال: جمع کی اقسام مع تعریف بیان کریں؟
الجواب:
جمع کی 2 اقسام ہیں
① جمع قلت: وہ جمع ہے جس کا اطلاق دس یا دس سے کم پر کیا جائے
② جمع کثرت: وہ جمع ہے جس کا اطلاق دس یا دس سے زائد پر ہو

جمع قلت کے اوزان:

① افعل ② أفعال ③ أفعلة ④ افعلہ

"المصدر"

السوال: مصدر کی تعریف اور اسکے اوزان بیان فرمائیں؟

الجواب: تعریف:

مصدر ایسا اسم ہے جو فقط حدث پر دلالت کرتا ہے اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہیں جیسے "الضرب"

"مصدر کے اوزان"

ثلاثی مجرد سے مصدر کے اوزان عربوں سے سماع پر موقوف ہیں، اور ثلاثی کے علاوہ قیاس کے مطابق آتے ہیں:

جیساکہ: إفعال، انفعال، استفعال، فعللة، تفعّل،

السوال: کیا مصدر کے معمول کو اس پر مقدم کر سکتے ہیں؟

الجواب:

مصدر کے معمول کو اس پر مقدم کرنا جائز نہیں کیونکہ مصدر عامل ضعیف ہے اور عامل ضعیف پر اس کا معمول مقدم نہیں ہو سکتا۔

السوال: "فالمصدر إن لم يكن مفعولا مطلقا"

مصدر کب عمل کرے گا اور کب نہیں وضاحت فرمائیں؟

الجواب:

اگر مفعول مطلق نہ ہو تو وہ فعل کی طرح عمل کرے گا یعنی فاعل کو رفع دے گا اگر وہ فعل لازم کا مصدر ہو اور اگر وہ فعل متعدی کا مصدر ہو تو فاعل کو دینے کے ساتھ ساتھ مفعول کو بھی نصب دے گا۔

اور اگر مصدر ماقبل فعل کا مفعول مطلق ہو تو عمل نہیں کریگا۔

جیسا کہ: "ضربت ضربًا عمرًا"

اب اس مثال میں "عمرًا" منصوب ہے ضربت فعل کی وجہ سے ناکہ ضربًا مصدر کی وجہ سے۔

"اسم فاعل"

السوال: اسم فاعل کی تعریف بیان کریں۔ نیز ثلاثی اور غیر ثلاثی سے بنانے کا طریقہ بیان کریں؟

الجواب: اسم فاعل ایسا اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے کہ وہ دلالت کرے اس پر جس کے ساتھ فعل قائم ہو حدوثی معنٰی کے ساتھ۔

ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ:

ثلاثی مجرد سے اسم فاعل "فاعلٌ" کے وزن پر آتا ہے اور اسکے اٹھارہ صیغے ہیں 18

ثلاثی مزید فیہ سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ:
ثلاثی مجرد کے علاوہ فعل مضارع معروف سے حرف مضارع کی جگہ میم مضموم لگانے اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دینے سے بنتا ہے۔
جیسا کہ: مدخل، مستخرج

السوال: اسم فاعل کب عمل کرے گا اور اس کی کیا شرائط ہیں؟
الجواب:
اسم فاعل فعل معروف کی طرح اس وقت عمل کرے گا جبکہ وہ حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اور اس سے پہلے مبتداء، حال یا ذوالحال، موصول یا موصوف ہو یا ہمزہ استفہام ہو یا حرف نفی ہو۔

مبتداء کی مثال: زیدٌ قائمٌ ابوہ
ذوالحال کی مثال: جاءنی زید ضاربًا ابوہ عمرًا
موصول کی مثال: مررت بالضارب ابوہ عمرًا
موصوف کی مثال: عندی رجل ضارب ابوہ عمرًا
ہمزہ استفہام کی مثال: اقائمٌ زیدٌ
حرف نفی کی مثال: ما قائمٌ زیدٌ

السوال: "اَمّا اذا کان معرفًا باللام یستوی فیہ جمیع الازمنۃ الخ"
اسم فاعل میں کب ماضی کا معنی کریں گے اور کب حال اور کب استقبال کا معنی کریں گے؟
الجواب:
جب اسم فاعل نکرہ ہو اور اضافت معنوی ہو تو یہ

ماضی کے معنی میں ہوگا۔

اور جب اسم فاعل معرف بلام ہو تو اس میں تمام زمانے برابر ہیں جیسا کہ:

زیدٌ الضاربُ ابوہ عمرًا الآن أو غدًا أو أمس۔

ترجمہ:

زید کا باپ عمرو کو ابھی مارنے والا ہے یا کل مارے گا یا کل مار دیا۔

"اسم مفعول"

السوال: اسم مفعول کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اور غیر ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ لکھیں؟

الجواب:

اسم مفعول ایسا اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتا ہے تاکہ وہ اس پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو

"ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ"

ثلاثی مجرد سے اسم مفعول "مفعول" کے وزن پر آتا ہے لفظاً یا تقدیراً

لفظاً جیسے: مفعول، تقدیراً جیسے: مقول، مرمی

"ثلاثی مزید فیہ سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ" -----

فعل مضارع مجہول سے علامت مضارع حذف کرکے میم مضموم لگاکر آخر کے ماقبل کو فتح دیں
جیسے: مُدخَل: مستخرَج

نوٹ: جو شرطیں اسم فاعل کے عمل کی ہیں وہی شرطیں اسم مفعول اور صفت مشبہ کے عمل کی بھی ہیں۔

"صفت مشبہ"

السوال۱: صفت مشبہ کی تعریف مع امثلہ بیان کریں؟
الجواب:
صفت مشبہ ایسا اسم ہے کہ جو فعل لازم سے مشتق کیا جاتا ہے تاکہ دلالت کرے ثبوت معنیٰ پر جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔
نیز صفت مشبہ کے صیغے قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہیں جو کہ عربوں کے استعمال پر موقوف ہیں
مثال جیسے، حسن، صعب، اور ظریف

السوال۲: صفت مشبہ کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں ~~الجواب~~ تفصیل بعد الاجمال بیان کریں؟
الجواب:
صفت مشبہ کا استعمال ابتداءً دو صورتوں پر منحصر ہے
(1) صفت مشبہ معرفہ بلام ہوگا (3) معرفہ بلام نہیں ہوگا۔

"اگر صفت مشبہ معرف باللام ہو تو اسکا معمول 3 طریقوں سے آئے گا"

① صفت مشبہ کا معمول معرف باللام ہوگا ② مضاف ہوگا
③ نہ مضاف اور نہ ہی معرفہ باللام ہوگا

"اگر صفت مشبہ معرفہ باللام ہو، اور اسکا معمول معرفہ باللام تو 3 حالتوں سے خالی نہیں ہوگا"
① مرفوع ② منصوب ③ اور مجرور

"اسی طرح صفت مشبہ معرفہ باللام ہو اور اسکا معمول مضاف یا اسکے علاوہ ہو تب بھی ان دونوں میں سے ہر ایک 3 حالتوں سے خالی نہیں ہوگا"
① مرفوع ② منصوب ③ اور مجرور

"اب اسی طرح صفت مشبہ معرفہ باللام کے علاوہ ہو اور اسکا معمول معرفہ باللام، مضاف یا دونوں کے علاوہ ہو تب بھی ان تینوں میں سے ہر ایک 3 حالتوں سے خالی نہیں ہوگا یعنی
① مرفوع ② منصوب ③ اور مجرور

"تو اب یہ کل اٹھارہ (18) صورتیں بن گئی"

"صفت مشبہ کے استعمال کی صورتوں کا تفصیلی بیان"
"صفت مشبہ کی اقسام مع الحکم"

صفت مشبہ کی قسم		معمول کی قسم
① معرفہ بلام	:	① معمول مضاف ہو
② ایضاً	:	② معمول معرفہ بلام ہو
③ ایضاً	:	③ نہ معرفہ بلام نہ مضاف
④ غیر معرفہ بلام	:	④ معمول مضاف ہو
⑤ ایضاً	:	⑤ معمول معرفہ بلام ہو
⑥ ایضاً	:	⑥ نہ معرفہ بلام ہو اور نہ ہی مضاف

"رفع بوجہ فاعلیت" : "حکم"

زیدٌ الحسنُ وجھُہٗ	:	احسن
زیدٌ الحسنُ الوجہُ	:	قبیح
زیدٌ الحسنُ وجہٌ	:	قبیح
زیدٌ حسنٌ وجھُہٗ	:	احسن
زیدٌ حسنٌ الوجہُ	:	قبیح
زیدٌ حسنٌ وجہٌ	:	قبیح

"نصب بوجہ تشبیہ بہ مفعول بہ" : "حکم"

زیدٌ الحسنُ وجھَہٗ : مشابہ بہ مفعول بہ : حسن

زیدٌ الحسنُ الوجہُ : مشابہ بہ مفعول بہ ، احسن
زیدٌ الحسنُ وجہًا : تمییز ، احسن
زیدٌ حسنٌ وجہَہٗ : مشابہ بہ مفعول بہ ، حسن
زیدٌ حسنٌ الوجہَ : مشابہ بہ مفعول بہ ، احسن
زیدٌ حسنٌ وجہًا : تمییز ، احسن

السوال[3]، صفت مشبہ کی صورتیں حکمًا بیان کریں؟
الجواب،
صفت مشبہ کی حکمًا 9 صورتیں ہیں احسن۔
اور چار صورتیں قبیح ہیں اور 2 صورتیں حسن اور 2 صورتیں ممنوع ہیں اور ایک مختلف فیہ ہے

"اسم تفضیل"

السوال[1]، اسم تفضیل کی تعریف اور اسکے بنانے کا طریقہ بیان کریں
الجواب،
اسم تفضیل ایسا اسم ہے جو فعل سے مشتق کیا جاتا ہے تاکہ وہ دلالت کرے موصوف کی زیادتی پر اپنے غیر کے مقابلے میں

"ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ"
ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل أفعل کے وزن پر آتا ہے
مثال جیسے
"زید أفضل الناس"

ثلاثی مزید سے بناء کا طریقہ:
ثلاثی مزید فیہ یا اس فعل سے جس میں رنگ یا عیب وغیرہ کا معنی پایا جائے اس سے اگر اسم تفضیل بنانا ہو تو افعل کے وزن پر ایسا فعل لیکر آئیں گے جس میں شدت و قوت اور ضعف کے معنی پائے جائیں اور پھر اسکے بعد اس باب کا مصدر منصوب ذکر کریں گے جس سے اسم تفضیل کا معنی لینا مقصود ہے:

مثال، هو اشدّ استخراجًا

السوال۲: افعل: اعذر، أشغل، اشهر ان مثال سے مصنف کا مقصود بیان کریں؟
الجواب:
مصنف کا مقصود یہ ہے کہ اکثر و بیشتر اسم تفضیل فاعل کے معنی میں آتا ہے جیساکہ پہلی مثال افضل اور کبھی کبھار اسم تفضیل مفعول کے معنی میں آتا ہے

السوال۳: واستعمالہ علی ثلاثۃ أوجہ الخ اسم تفضیل استعمال کرنے کا طریقہ بیان کریں؟
الجواب:
اسم تفضیل 3 تین طریقوں سے استعمال ہوتا ہے
① مضاف: زید افضل القوم
② معرفہ بلام: زید الافضل ③ من کے ساتھ ہونا: زید افضل من عمرو

جب اسم تفضیل مضاف ہوگا تو اسم تفضیل مفرد لانا اور موصوف کے مطابق لانا جائز ہے
مثالیں جیسے: زید افضل القوم: اور: والزیدان افضل القوم و افضلا القوم: اور: والزیدون افضل القوم و افضلوا القوم۔

اور جب اسم تفضیل من کے ساتھ ہوگا تو ہمیشہ مفرد مذکر ہوگا
جیسے: زید وھند والزیدان والھندان والزیدون والھندات افضل من عمرو

اور جب اسم تفضیل معرفہ بلام ہوگا تو مطابقت واجب ہے یعنی اگر موصوف، واحد، تثنیہ، جمع مذکر ومونث ہوگا تو اسم تفضیل بھی واحد، تثنیہ، جمع مذکر ومونث ہونے میں موصوف کے مطابق ہوگا
جیسے: زید الافضل: الزیدان الافضلان، الزیدون الافضلون

السوال: وعلی الأوجه الثلاثة یضمر فیه الفاعل الخ۔
اسم تفضیل ضمیر مستتر ہی میں عمل کیوں کرتا ہے؟
الجواب:
اسم تفضیل ہمیشہ ضمیر مستتر میں عمل کرتا ہے کیونکہ اسم تفضیل ضعیف عامل ہے اور ضمیر بارز اور اسم ظاہر قوی معمول ہیں لہٰذا ان میں عمل کی کچھ شرائط ہیں جیسا کہ:
ما رأیت رجلاً أحسن فی عینه الکحل منه فی عین زید

السوال 5: آپ نے کہا کہ اسم تفضیل صرف ضمیر مستتر میں ہی عمل کرتا ہے حالانکہ مذکورہ مثال میں اسم تفضیل اسم ظاہر میں عمل کر رہا ہے

الجواب: پہلے ہم نے کہا کہ اسم تفضیل کا اسم ظاہر اور ضمیر بارز میں عمل کرنے کی کچھ شرائط ہیں مطلقاً نفی نہیں کی اور وہ 3 شرائط یہ ہیں:

① اسم تفضیل باعتبار لفظ کے ایک شے کی صفت ہو اور باعتبار معنی کے اس کے متعلق کی صفت ہو اور وہ دونوں میں مشترک ہو:
② وہ متعلق شے ایسی ہو جو ایک اعتبار سے مُفَضَّل اور دوسری شے کے اعتبار سے مُفَضَّل علیہ ہو
③ وہ اسم تفضیل منفی ہو۔

اگر اسم تفضیل أحسن میں مذکورہ شرائط نہ پائی جاتی تو معنی کچھ یوں ہوتا:
میں نے ایک مرد دیکھا جس کی آنکھ کا سُرمہ زید کی آنکھ سے زیادہ اچھا ہے

جبکہ مذکورہ مثال میں اسم تفضیل کے اسم ظاہر میں عمل کرنے کی تینوں شرائط پائی جا رہی ہیں جس کی وجہ سے اب معنی کچھ یوں ہوگا:
میں نے نہیں دیکھا کوئی مرد جس کی آنکھ کا سرمہ زید کی آنکھ سے زیادہ اچھا ہو

أصناف اعراب الفعل

السوال[1]: فعل کی تین قسمیں ہیں: ماضی، مضارع، امر۔ فعل ماضی اور فعل مضارع اور فعل امر کی تعریف ھدایۃ النحو کی روشنی میں تحریر کریں؟

الجواب:

ماضی کی تعریف:

ماضی وہ ہے جو دلالت کرے ایسے زمانے پر جو آپ سے پہلے ہے جیسے ضرب

مضارع کی تعریف:

وہ ایسا فعل ہے جو اسم سے مشابہت رکھتا ہے حرف مضارع میں سے کسی ایک کے ساتھ لفظاً اور معنیً: جیسے یضرب

امر کی تعریف:

"اس کی تعریف ان شاء اللہ عزوجل آگے آئے گی"

السوال[2]: ماضی کا اعراب بیان کریں؟

الجواب:

ماضی مبنی بر فتحہ ہوگا جب اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک نہ ہو اور نہ ہی واؤ ہو جیسے ضرب

اور اگر ضمیر مرفوع متحرک ہو تو مبنی بر سکون ہوگا جیسے ضربت

اور جب واؤ کے ساتھ ہوگا تو مبنی بر ضمہ ہوگا جیسے ضربوا

السوال[3]: مضارع کی اسم سے مشابہت کس طرح ہے؟

الجواب: مضارع دو طرح سے اسم سے مشابہ ہے
① لفظی ② اور معنوی

① لفظی: حرکات و سکنات میں مشابہ ہے اور ان دونوں کے شروع میں لام تاکید داخل ہوتا ہے اور تعداد حرف میں برابر ہونے کی وجہ سے
مثال جیسے: یضرب: ضارب:
إنّ زید لیقوم: إنّ زید لقائمٌ

② معنوی: مضارع کے اندر بھی حال و استقبال کا معنی پایا جاتا ہے اور اسم فاعل میں بھی حال و استقبال کا معنی پایا جاتا ہے

السوال: سین، سوف: لام مفتوح مضارع کو کس معنی میں خاص کر دیتے ہیں؟

الجواب
سین اور سوف مضارع کو استقبال کے معنی میں خاص کر دیتے ہیں سیضرب: عنقریب وہ مارے گا
سوف یضرب:
اور لام مفتوحہ فعل مضارع کو حال کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے:
مثال: لیضرب: ضرور ابھی مارے گا

السوال: وإنما أعربوه مع أن اصل الفعل البناء الخ:

83

مذکورہ عبارت میں مقدر سوال اور اس کا جواب لکھیں گے؟
الجواب:
سوال مقدر: فعل میں اصل مبنی ہونا ہے
تو مضارع معرب کیوں ہے؟
سوال مقدر کا جواب:
مضارع کی اسم سے مشابہت ہونے کی
وجہ معرب ہے مشابہت آپ پیچھے جان چکے ہیں

السوال: مضارع کا اعراب بیان کریں اور مضارع کب مبنی ہوتا ہے؟
الجواب:
فعل مضارع کے صیغے مبنی ہوتے ہیں
جب اس میں نون تاکید ہو
جب ان میں جمع مؤنث کا نون ہو
اور اس کا اعراب 3 طرح ہوتا ہے

(1) رفع (ھو یضرب) (2) نصب (لن یضرب) (3) جزم (لم یضرب)

"فعل کے اعراب کی اقسام"

(1) فعل کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں مکمل بیان کریں؟
الجواب:
"فعل اعراب کی 4 اقسام ہیں"
(1): افعال صحیحہ سے واحد کے صیغہ پر رفع ضمہ کے ساتھ

نصب فتح کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ پڑھیں گے
مثال جیسے ، ھو یضرب ولن یضرب ولم یضرب

(2) افعال صحیحہ اور غیر صحیح میں واحد مؤنث حاضر جمع مذکر اور تثنیہ کے رفع نون کو باقی رکھیں نصب اور جزم نون کو حذف کے ساتھ پڑھیں گے:
مثال جیسے:
ھما یفعلان وھم یفعلون وانت تفعلین
ولن یفعلا ولن یفعلوا ولن تفعلی ولم تفعلا ولم تفعلوا
ولم تفعلی۔

(3) ناقص یائی اور واوی کے وہ صیغے جو تثنیہ جمع اور خطاب کے علاوہ ہیں ان کے رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ اور نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم لام کلمہ کو حذف کرکے پڑھیں گے
مثال جیسے: ھو یرمی و یغزو ولن یرمی و یغزو
ولم یرم و یغز

(4) ناقص کے وہ صیغے جن میں فتحہ کو الف سے بدل کر پڑھتے ہیں تثنیہ جمع اور خطاب کے علاوہ ان کے رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ اور جزم لام کلمے کو حذف کرکے پڑھیں گے
مثال جیسے:
ھو یسعی ولن یسعی ولم یسع

4

"حروف نواصب"

السوال 1: حروف نواصب کتنے اور کون کون سے ہیں؟
الجواب:

"حروف نواصب 5 ہیں"

أَنْ، لَنْ، کَیْ، إِذَنْ، أَنْ مقدرہ

السوال 2: أَنْ کتنی جگہ پر مقدر ہوتا ہے؟
الجواب:

7 سات مقامات پر أن مقدرہ ہوتا ہے

① حتی کے بعد جیسے: أسلمت حتی أدخل الجنۃ
② لام کے بعد جیسے: قام زید لیذھب
③ لام جحد کے بعد
④ اور اس فاء کے بعد جو امر، نہی، استفہام، نفی، تمنی اور عرض کے جواب میں واقع ہوا
امر کی مثال: أسلم فتسلم ، نہی کی مثال: ولا تعص فتعذب
استفہام کی مثال: هل تعلم فتنجو ، نفی کی مثال: ما تزورنا فنکرمك
تمنی کی مثال: لیت لی مالاً فأنفقہ ، عرض کی مثال: ألا تنزل بنا فتصیب خیرا

⑤ واؤ، واقع کے بعد، جیسے أسلم تسلم
⑥ اور ایسے واؤ کے بعد جو "إلی أن" یا "إلا أن" کے معنی میں ہو
جیسے: لألزمنك أو تعطيني حقي
⑦ اور واؤ عطف کے بعد جب اسکا معطوف علیہ صریح اسم ہو،
جیسے: أعجبني قيامك وتخرج

86

السوال: أن کا ظاہر کرنا کب جائز ہے اور کب واجب؟
الجواب:
لام کی اور واؤ عطف کے ساتھ أن کو ظاہر کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں اور مقدر کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں:

لام کی مثال: أسلمت لأن أدخل الجنة
واؤ عطف کی مثال: أعجبني قيامك وأن تخرج

أن مقدر کے اظہار کے وجوب کی صورتیں، أن مقدر کے اظہار

① لام کی میں أن مقدر کو ظاہر کرنا ہے جب یہ لائے نفی سے ملا ہوا ہو جیسے لئلا یعلم

② أن جب علم فعل کے بعد واقع ہو اور فعل مضارع کو نصب نہ دے تو یہ اس وقت مخففہ سے منقلب ہوگا اب اسکا اظہار واجب ہے، جیسے علمت أن سيقوم (آیة)

السوال: جب "أن" ظن کے بعد واقع ہو تو اس میں کتنی وجہیں جائز ہیں؟
الجواب:
أن جب ظن کے بعد واقع ہو تو اس میں 2 وجہیں جائز ہیں۔

① جب اَنْ فعل ظن کے بعد واقع ہو تو یہ فعل مضارع کو نصب نہیں دے گا۔ اور اس وقت اَنْ مثقلہ سے مخففہ ہو گا

② دوسرا یہ ہے کہ ظن کے بعد واقع ہونے والا اَنْ ناصبہ ہو گا

السوال = حرف جوازم کتنے ہیں ؟

جواب = حرف جوازم گیارہ ہیں اور وہ یہ ہیں

لم، لما، لامِ امر، لا، اِنْ، مَهما، اِذما، حیثما، اَینَ، متیٰ، ما، مَنْ، اَیّ، اَنّیٰ اور اِنْ مقدرہ

السوال = لم اور لما میں ھدایۃ النحو کی روشنی میں فرق بیان کریں

الجواب = مضارع کو ماضی منفی کی معنی میں کر دیتا جیسا لما بھی معنوی طور پر یہی عمل کرتا ہے

لیکن دونوں میں معنی کے اعتبار سے فرق یہ ہے کہ "لم" مطلقا ماضی میں نفی کا فائدہ دیتا ہے اور لما لوگوں کے زمانے ماضی میں کام کے نہ ہونے کو بیان کرتا ہے۔

جیسے = (قام الامیر لما یرکب) ترجمہ = بادشاہ کھڑا ہے اب تک سوار نہ ہوا

دوسرا فرق =

دوسرا فرق یہ ہے کہ لما کے بعد فعل کا حذف کرنا جائز ہے جیسے = ندمر زید ولما ای لما ینفعہ الندم

88

کلماتِ شرطیہ کا عمل بیان کیجیے؟

کلماتِ شرط دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے جملے کو سبب اور شرط اور دوسرے جملے کو جزاء کہتے ہیں اس کے عمل کی چند شرائط ہیں۔

1) شرط و جزاء دونوں مضارع ہوں تو ان میں لفظاً جزم پڑھنا واجب ہے۔
مثلاً - ان تکرمنی اکرمک

2) شرط و جزاء دونوں ماضی ہوں تو ان میں لفظاً کوئی عمل نہیں ہوگا
مثلاً - ان ضربت ضربت

3) شرط مضارع جزاء ماضی ہو تو شرط مجزوم پڑھنا واجب ہے مثال: ان تضربنی ضربتک

4) شرط ماضی ہو اور جزاء مضارع ہو تو جزاء کو دو طرح پڑھنا جائز ہے 1) مرفوع 2) مجزوم

جزاء پر فاء کب داخل کرتے ہے اور کب نہیں کرتے ہے؟

۳ اگر جزاء بغیر قد کے ماضی ہو تو جزاء پر فاء کو لانا جائز نہیں ہے مثال: إن أكرمتني أكرمتك

اگر جزاء فعل مثبت ہو تو یا مضارع منفی لا کے ساتھ ہو تو جزاء پر فاء کا لانا نہ لانا دونوں جائز ہیں

مثال: إن تضربني أضربك وإن تشتمني لا أضربك

جزاء پر فاء کا لانا کب جائز ہے۔

چار صورتوں میں جزاء پر فاء کا لانا واجب

(۱) جزاء ماضی قد کے ساتھ ہو۔ إن يسرق فقد سرق أخ له من قبل

(۲) کہ جزاء مضارع منفی بغیر لا کے ہو۔ ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه

(۳) کہ جزاء جملہ اسمیہ ہو
من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها

(۴) کہ جزاء جملہ انشائیہ ہو۔
قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني

السوال:

(و إنما تقدر إن بعد الأفعال الخمسة)
کلمہ شرط ان کن مقامات پر مقدر ہوتا ہے
مع امثال تحریر کریں؟

الجواب: ان شرطیہ پانچ افعال کے بعد مقدر ہوتا ہے
(۱) امر:- تعلم تنج (۲) نھی:- لا تکذب خیرا لک
(۳) استفہام:- ھل تزورنا نکرمك (۴) تمنی:-
لیتك عندی اخدمك (۵) عرض:- الا تنزل بنا تصب خیرا
ان افعال کے بعد أن مقدر ہوتا ہے نیز کبھی
کبھی نفی کے بعد بھی أن مقدر ہوتا ہے

السوال ۲: فلذلك امتنع قولك لا تکفر تدخل النار لامتناع
السببیۃ مذکورہ عبارت کی وجہ مع تشریح کے
بیان کریں؟

الجواب:
ماقبل میں ہم نے أن مقدر ہونے کیلئے یہ شرط
بیان کی تھی۔ کہ اگر پہلا جملہ دوسرے کیلئے سبب بنے گا۔ تو
کلمہ شرط إن کا مقدر ماننا درست ہے
اور اگر پہلا جملہ دوسرے کا سبب بنے تو وہاں پر کلمہ
شرط إن کو مقدر نہیں مانا سکتے۔ اسی اصول کے تحت مصنف
نے فرمایا - فلذلک امتنع قولك
کیونکہ آپ نے جو مثال بیان کی ہے۔ اس میں کفر نہ کرنا دخول
نار کا سبب نہیں بن سکتا۔ وجہ یہی ہے کہ پہلا جملہ دوسرے
کا سبب نہیں ہوگا۔

97

السوال: امر کی تعریف کریں۔ ھدایۃ النحو کی روشنی میں اس کے بنانے کا طریقہ لکھیں؟

الجواب:

امر کی تعریف: وہ ایسا صیغہ ہے جس کے ذریعے سے فعل مخاطب سے کوئی طلب کیا جائے۔ انصُر

بنانے کا طریقہ:

فعل مضارع سے علامت مضارع کو حذف کریں گے پھر اگر اس کا مابعد حرف ساکن ہے تو ہمزہ وصل مضموم زائد کیا جائے۔ اگر اسکا تیسرا حرف مضموم ہو تو ہمزہ وصل مضموم ہوگا اور اگر تیسرا حرف مفتوح یا مکسورا ہو تو ہمزہ وصل کو کسرہ دیں گے۔ جیسے اُنصُرْ۔ اِعلَم۔ اِضرِب۔

السوال: وان کان متحرکا فلا حاجۃ إلی الھمزۃ: مذکورہ عبارت میں مقدر سوال اور جواب بیان کریں؟

"فعل مالم يسم فاعله"

السوال: هداية النحو کی روشنی میں فعل مجہول کی تعریف کریں اور اس کی پہچان کا طریقہ بتائیں؟

الجواب:

ایسا فعل ہے جس کے فاعل کو حذف کیا جاتا ہے اور مفعول کو اس کی جگہ رکھ دیا جاتا

اس کے پہچاننے کی علامت:

ماضی میں اس کا پہلا حرف مضموم ہوگا اور آخر کا ماقبل مکسور ہوگا یہ ان ابواب میں ہوگا جن کے شروع میں ہمزہ وصل اور تاء زائدہ نہ ہو

کہ یہ اس کا پہلا اور دوسرا حرف مضموم اور ماقبل آخر مکسور یہ ان ابواب میں ہوگا جن کے شروع میں تاء زائدہ ہو نہ ہو اسکا پہلا اور تیسرا مضموم اور ماقبل آخر مکسور یہ ان ابواب میں ہوگا جن کے شروع میں ہمزہ وصل ہو

السوال: و فی المضارع: مضارع میں فعل مجہول پہچاننے کا طریقہ بیان کریں؟

الجواب:

حرف مضارع مضموم ہوگا اور اس کا ماقبل آخر مفتوح ہوگا: يُضْرَبُ، يُسْتَخْرَجُ

نوٹ:

ان سات ابواب میں یعنی (مفاعلہ، افعال، تفعیل، فعللۃ اور اس کے آٹھ ملحقات میں) ایسا نہیں ہوگا کیونکہ ان میں مضارع کی علامت آخر کے ماقبل کے فتح کے

٤ الفعل اللازم والمتعدی

مساکھا ہے : یحاسب، یرحم
اور احرف میں اس کی ماضی : قبل اور بیع آتی ہے

السوال¹: فعل متعدی اور فعل لازم کی تعریف کریں؟
الجواب:
فعل متعدی ایسا فعل ہے جس کے معنی کا سمجھنا ایسے متعلق پر موقوف ہو جو فاعل کے ساتھ ہو: ضرب
لازم کی تعریف:
فعل لازم ایسا فعل ہے جس کے معنی کا سمجھنا ایسے متعلق پر موقوف ہو جو فاعل کے ساتھ ہو: قام:

السوال²: أعطیت کے 2 مفعولوں اور عَلِمَ کے تین 3 مفعولوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا جائز ہے؟
الجواب:
أعطیت کے 2 مفعولوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا جائز ہے اور علم کے تین مفعولوں میں سے کسی کو بھی حذف کرنا جائز نہیں ہے

السوال³: وهذه السبعة مفعولها الاول مع الآخر بين الخ
عبارت کی مکمل وضاحت کریں؟
الجواب:
جس طرح أعطیت کے 2 مفعولوں میں سے کسی ایک پر اختصار کرنا جائز ہے اسی طرح مذکورہ ان 7 افعال کے بھی مفعولوں کو حذف کرنا جائز ہے،

کیونکہ یہ سات افعال تین مفعولوں کی طرف متعدی
ہوتے ہیں اور انکا پہلا مفعول آخری دو مفعولوں کے ساتھ
أعطیت کے مفعول کی طرح ہے یعنی أعطیت کے دو مفعولوں
میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے اسی طرح مذکورہ ان
سات کے افعال کے تین مفعولوں میں سے پہلے کو حذف کیا
جائز ہے

نیز مذکورہ ان سات افعال کے تین مفعولوں میں سے آخری
دو میں سے کسی ایک کو بھی حذف کرنا جائز نہیں:
کیونکہ آخری دو مفعول علمت کے مفعولوں کی طرح ہیں۔ یعنی
علمت کے بھی کسی مفعول کو حذف کرنا جائز نہیں۔
اور ان سات افعال کے آخری دو مفعولوں میں سے بھی
کسی ایک کو حذف کرنا جائز نہیں:

افعال القلوب

السوال: افعال قلوب کی تعریف کریں اور افعال قلوب کتنے ہیں
الجواب:
تعریف: افعال قلوب ایسے افعال ہیں جو کہ مبتدا
اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور یہ نصب دیتے
ہیں ان دونوں (مبتدا و خبر) کو مفعول ہونے کی بنا پر:
جیسے علمت زیدًا عالمًا

95

افعال قلوب سات ہیں

① علمت ② ظننت ③ حسبت ④ خلت
⑤ رأیت ⑥ وجدت ⑦ زعمت

السوال: ہدایۃ النحو کی روشنی میں افعال قلوب کے خاصے بیان کریں؟

الجواب:

افعال قلوب کے چند خاصے ہیں اور وہ یہ ہیں:
افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے کسی ایک پر اختصار نہیں کیا جاتا بخلاف باب أعطیت کے

② الغاء کا جائز ہونا یعنی افعال قلوب کا لفظاً اور معنیً عمل باطل کرنا
جب افعال قلوب درمیان میں آئیں۔ جیسے: أزید ظننت قائم"
یا افعال قلوب آخر میں آئیں۔ جیسے: أزید قائم ظننت
اور ان میں تعلیق کرنا (یعنی لفظاً عمل باطل اور معنیً باقی رہے)
جب افعال قلوب استفہام سے پہلے واقع ہوں
جیسے: أزید عندک أم عمرو؛ اور نفی سے پہلے واقع ہوں
جیسے: علمت ما زید فی الدار؛ اور لام ابتدائیہ سے پہلے
واقع ہو جیسے علمت لزید منطلق

"الافعال الناقصه"

السوال¹: افعال ناقصہ کی تعریف؟ اور افعال ناقصہ کتنے ہیں بیان کریں؟

الجواب:

تعریف: افعال ناقصہ ایسے افعال ہیں جو فاعل کی پختگی کیلئے وضع کئے گئے ہیں بطور صفت کے اسکے مصدری صفت کے علاوہ:-

"افعال ناقصہ 17 سترہ ہیں"

(1) کان (2) صار (3) ظلّ (4) بات (5) أصبح (6) أضحی
(7) أمسی (8) عاد (9) آض (10) غدا (11) راح
(12) مازال (13) ماانفكّ (14) مابرح (15) مافتئ
(16) مادام (17) لیس

السوال²: لإفادة نسبتها حكم معناها الخ افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر ہی کیوں داخل ہوتے ہیں؟

الجواب:

افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر اس لئے داخل ہوتے ہیں کہ اپنے معنی کے اثر کا جملے کی نسبت کو فائدہ دینے کیلئے

السوال³: "کان" کی کتنی اقسام ہیں بیان کریں؟

الجواب:

کان کی 3 اقسام ہیں

(1) ماضی میں اپنے فاعل کیلئے یہ اپنی خبر سے ثبوت پر

دلالت کرتا ہے چاہے ہمیشگی کے طور پر چاہے انقطاع کے طور پر

ہمیشگی کی مثال ، کان

انقطاع کی مثال ، کان زید شابًا

② کان تامہ، جبکہ یہ ثبت اور حصل کے معنی میں ہو مثال جیسے

کان القتال ، أی : حصل القتال

③ کان زائدہ، جبکہ اسکے گرنے سے جملے کا معنی تبدیل نہ ہو مثال جیسے شعر ،

جیادُ بنی أبی بکرٍ تسامٰی
علیٰ کانَ المُسَوَّمَةِ العِرابِ

ترجمہ ،
میرے بیٹے کیلئے ابو بکر کے گھوڑے انتہر (اختیار) وہ فوقیت رکھتے ہیں ھے = عربی نشان لگائے گھوڑوں سے زیادہ فوقیت رکھتے ہیں ،
اس شعر میں کان زائدہ ہے۔ اسکے حذف کرنے سے معنی میں کوئی فرق نہیں آئے گا ،

السوال ، مازال ، ما فتی ، ما برح ، اور ماانفک ، انکے استعمال کے طریقے بیان کریں ؟

الجواب ، یہ چاروں اپنے غیر کے استمرار (مستقل) پر دلالت کرتے ہیں اپنے فاعل کیلئے انکو قبول کرنے کے لیے ،

اور ان چاروں کے ساتھ حرف نفی لازم ہوتا ہے
مثال جیسے مازال زید امیراء

السوال5: مادام اور لیس کا انفرادی استعمال بیان کریں؟
الجواب:
مادام کسی چیز کے متعین کرنے پر دلالت کرتا ہے اپنے فاعل کیلئے اپنی خبر کے ثابت کرنے کی مدت میں
مثال جیسے: أقوم مادام الأمیر جالسا
ترجمہ: جب تک کہ امیر بیٹھا ہوا ہے میں کھڑا رہوں گا۔

اس مثال میں متکلم کے کھڑے ہونے کے وقت کی تعین مادام کی خبر "جالسا" کو ثابت کرنے کی مدت میں ہو رہی ہے یعنی متکلم اس وقت تک کھڑا رہے گا جب تک امیر بیٹھا رہے گا۔

لیس: لیس دلالت کرتا ہے مضمون جملہ کی نفی پر زمانہ حال میں اور ایک یہ ہے کہ لیس مطلقاً نفی کیلئے آتا ہے۔

"المقاربة"

السوال 1: افعال مقاربہ کی تعریف کریں اور اسکی اقسام بیان کریں؟

الجواب:

تعریف: افعال مقاربہ ایسے افعال ہیں جو وضع کئے گئے ہیں اپنے فاعل کو خبر سے قریب کرنے پر دلالت کرنے کیلئے

"افعال مقاربہ کی 3 اقسام ہیں"

① = پہلا امید کیلئے آتا ہے اور وہ "عسیٰ" ہے اور وہ ایسا فعل جامد ہے جس ماضی کے علاوہ استعمال نہیں ہوتا۔ اور جسطرح کان عمل کرتا ہے اسی طرح عسیٰ بھی عمل کرےگا مگر جب اس کی خبر فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہو تو وہ ماضی کے علاوہ بھی استعمال ہوگا

مثال جیسے "عسیٰ زیدٌ اَنْ یقوم"

اب اس مثال میں اَنْ یقوم اس کی خبر ہے اور اس سے پہلے اَنْ آرہا ہے اس لئے یہ ماضی کے علاوہ بھی استعمال ہوا ہے

السوال 2: کیا عسیٰ کی خبر اسکے اسم پر مقدم ہو سکتی ہے اور کیا عسیٰ کی خبر سے اَنْ حذف ہو سکتا ہے؟

الجواب:

عسیٰ کی خبر کا مقدم ہونا جائز ہے اسکے اسم پر

مثال جیسے عسیٰ ان یقوم زید

اور عسٰی کی خبر سے اَنْ کو بھی حذف کر سکتے ہیں
مثال جیسے، عسٰی زید یقوم
② افعال مقاربہ کا دوسری قسم حصول کیلئے آتی ہے
اور وہ کادَ ہے
③ افعال مقاربہ کی تیسری قسم لینے اور شروع کے معنی کیلئے آتی ہے
فعل میں اور وہ یہ ہیں: ① طَفِقَ ② جَعَلَ ③ کَرَبَ
④ أَخَذَ ⑤ أَوشَكَ
بعض افعال شروع بھی کہتے ہیں۔
طفق، جعل، کرب، اور اخذ، یہ چاروں کادَ کی طرح استعمال
ہوتے ہیں۔ طفق زید یکتب
اور اوشک یہ عسٰی اور کاد دونوں کی طرح استعمال ہوتا ہے

فعل التعجب

السوال۔ فعل تعجب کی تعریف اور اس کے صیغے ہیں بیان کریں؟
الجواب:
تعریف: فعل تعجب وہ ہے جس تعجب کے اظہار کیلئے وضع
کیا گیا ہو
اور اس کے صیغے ہیں:
① ما أفعله ② أفعل به

السوال: غیر ثلاثی سے تعجب بناء کا طریقہ بیان کریں

الجواب: غیر ثلاثی سے ایک تو فعل تعجب بنتا ہی نہیں پھر بھی بالفرض اگر بنانا چاہیں تو افعل کے وزن پہ ایسا فعل لیکر آئیں گے جس میں اشد، قوت اور ضعف کے معنی پائے جائیں اور پھر اسکے بعد اسکا مصدر منصوب ذکر کریں گے۔

السوال: والمازنی اجاز الفصل بالظرف الخ مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

الجواب:

جمہور کے نزدیک متعجب منہ کو فعل تعجب سے پہلے لیکر آنا اور فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کسی چیز کا فاصلہ کرنا جائز نہیں

جبکہ نحوی امام مازنی فرماتے ہیں کہ فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان ظرف کے ذریعے سے فاصلہ کرنا جائز ہے

مثال جیسے: "ما أحسن الیوم زیدًا"

"أفعال المدح والذم"

السوال: افعال مدح و ذم کی تعریف کریں نیز یہ کتنے ہیں بیان کریں؟

الجواب:

تعریف: افعال مدح و ذم ایسے افعال ہیں جو مدح و ذم کے اظہار کیلئے وضع کئے گئے ہیں

فعل مدح کے 2 فعل ہیں: ① نِعْمَ ② حَبَّذَا

فعل ذم کے بھی 2 فعل ہیں: ① بِئْسَ ② سَاءَ

السوال: نعم، بئس اور ساء کا استعمال ھدایۃ النحو کی روشنی میں بیان کریں؟

الجواب:

نعم: نعم کا فاعل تین 3 طرح آتا ہے

① : اسکا فاعل معرفہ بلام ہوگا جیسے نعم الرجل زید

② اسکا فاعل معرفہ بلام کی طرف مضاف ہوگا جیسے نعم غلام الرجل

③ اگر اسکا فاعل ضمیر ہوگا تو اسوقت اسکی تمیز کو نکرہ منصوب لانا واجب ہے جیسے نعم رجلاً زیدٌ

یا ما سے ساتھ لانا جیسے فنعمّا ھی

بئس و ساء: ان دونوں کا استعمال بھی نعم کی طرح ہے

① : انکا فاعل معرفہ بلام ہوگا جیسے بئس الرجل عمرو، ساء الرجل زید

103

② الفا فاعل معرفہ بلام کی طرف مضاف ہوگا جیسے بئس غلام الرجل عمرو، ساء غلام الرجل زید

③ الفا فاعل اگر ضمیر ہو تو اسکی تمیز کو نکرہ منصوب لانا واجب ہے۔
جیسے، بئس رجلاً عمرو ساء رجلاً زید

السوال3: حبذا کا استعمال بیان کریں؟
الجواب:
حالانکہ ہے کہ مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد تمیز
مثال:
حبذا رجلاً زید، حبذا زید رجلاً

یا حال ہو
مثال جیسے، حبذا راکباً زیدٌ، حبذا زیدٌ راکباً

"حروف الجر"

سوال1: حرف جر کی تعریف؟

الجواب:
ایسے حرف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کو ظاہر کرنے کیلئے وضع کیے گئے ہیں اسکی طرف جو حرف سے ملے ہوئے ہیں۔
مثال: مررت بزید ⟷ انا مار بزید۔

سوال نمبر ۲: من حرف جر کتنے معنی کیلئے آتا ہے ہر ایک کی مثال کی وضاحت کریں؟

الجواب: من حرف جر چار (4) معنی کیلئے آتا ہے:

1) ابتداء غایت کیلئے: اسکی علامت یہ ہے کہ درست ہو اسکے مقابلہ میں انتہاء: جیسے: سرت من البصرۃ الی الکوفۃ:
اب اس مثال میں من ابتداء غایت کیلئے ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں الی انتہاء کیلئے آ رہا ہے:

2) تبیین کیلئے: اس کی علامت درست ہو اسکی جگہ لفظ الذی رکھنا: جیسے: فاجتنبوا الرجس من الاوثان) اب اس مثال میں "من" تبیین کیلئے ہے - کیونکہ اسکی جگہ ہم اگر الذی اسم موصول رکھتے تب بھی یہ تبیین کا معنی ہی دے گا: یعنی: (الذی ھو الاوثان)

3) اور تبعیض کیلئے: اس کی علامت یہ ہے کہ درست ہو لفظ "بعض" کا رکھنا اس کی جگہ: جیسے: أخذت من الدراھم: اب اس مثال میں "من" کی جگہ ہم بعض رکھ دیں تب بھی نہ ختم وہ صحیح ہو گا یعنی = (بعض دراھم)

4) اور زوائد: اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے گرنے سے معنی خلل واقع نہ ہو جیسے: ما جاءنی من احد)

اب اس مثال میں من زائدہ ہے اگر اس کو گرا دیں یا ختم کر دیں اس سے معنیٰ میں کوئی فرق نہیں ہوگا

السوال 3: الیٰ اور حتیٰ کتنے معنیٰ کیلئے آتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟

الجواب: إلى انتہاء غایت کیلئے آتا ہے: جیسے: سرت من البصرۃ إلى الكوفۃ:
اب اس مثال میں إلى انتہاء غایت کیلئے آیا ہے یہاں پر إلى انتہاء غایت کیلئے اس وجہ سے آ رہا ہے کیونکہ یہ "من" ابتداء غایت کے مقابلے میں آ رہا ہے:

اور قلیل طور پر "مع" کے معنیٰ میں ہوتا ہے: جیسے: فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق:
اب اس مثال میں إلى "مع" کے معنیٰ میں ہے یعنی (کہنیوں سمیت)

اور حتیٰ إلى کی طرح ہے: جیسے: نمت البارحة حتى الصباح: اب اس مثال میں حتیٰ - إلى کی طرح ہے یعنی: انتہاء غایت کیلئے ہے: یعنی صبح ہونے تک
اور کثیر طور پر "مع" کے معنیٰ میں آتا ہے:
(قدم الحاج حتى المشاة: اس مثال میں حتیٰ "مع" کے معنیٰ میں ہے (یعنی پیدل چلنے والوں کے سمیت)

السوال ٤: (فلا واللہ لا یبقی اناس
(فتی حتاک یا ابن ابی زیاد)
مصنف کا اس شعر کو لانے کا مقصد بیان کریں؟

الجواب: شعر کا ترجمہ: نہیں ہے اللہ کی قسم کوئی انسان
باقی نہیں رہے گا۔
شاید جوان یہاں تک اے ابن زیاد

مصنف کا مقصود یہ شعر لا کر یہ بتانا تھا کہ
جمہور نحویوں کے نزدیک حتی اسم ظاہر پر ہی
داخل ہوتا ہے اور یہاں سے امام مبرد کے اختلاف
کو ذکر کرنا بھی تھا۔ کیونکہ ان کے نزدیک حتی ضمیر
پر بھی داخل ہوتا ہے نیز ... سے مصنف امام مبرد
کا یہ کہہ کر رد کیا کہ یہ شاذ ہے۔

سوال ۵: باء کتنے معنی کیلئے آتا ہے؟ نیز الصاق کے معنی
کی وضاحت مثال سے کریں؟

الجواب: باء گیارہ معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے

① الصاق کے لئے: مررت بزید
② استعانۃ کے معنی کیلئے: کتبت بالقلم ③ مصاحبت
کے معنی کے لئے: خرج زید بعشیرتہ

4) تعلیل کے معنی کیلئے: إنکم ظلمتم أنفسکم باتخاذکم العجل)
5) مقابلہ کے معنی کیلئے: بعت هذا بذالك: 6) تعدیہ کیلئے
ذهبت بزید 7) ظرفیت کے معنی کے لیے جلست بالمسجد
8) زائدہ: ما زید بقائم 9) استفہام: هل زید بقائم
10) مرفوع بحسبك زید (وکفی باللہ شہیدا)
11) منصوب: ألقی بیدہ = ای = ألقی یدہ

الصاق کی وضاحت: مررت بزید: میں گزرا
یعنی میرا گزرنا مل گیا یعنی جلسہ جو زید کے قریب ہے:

6
السوال: وسماعا في المرفوع نحو: بحسبك زید وفي المنصوب نحو: ((ألقی بیدہ)) مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں:

الجواب: یہاں سے یہ بتانا چاہ رہے ہیں - کہ مقام مرفوع اور مقام منصوب میں آنے والا حرف "ب" زائدہ ہوتا ہے

7
السوال: للّٰہ یبقی علی الایام ذو حید
بمشمخر بہ الظیان والآس
مذکورہ شعر کی تشریح کریں؟

الجواب: شعر کا ترجمہ: اللہ کی قسم کوئی باقی نہیں رہے گا
زمانے کے گزرنے پر پہاڑی بکرا جو بلند پہاڑ پر ہے

جس میں چنبیلی کی خوشبو ہے؛
اور جس میں ریحان درخت ہے

تشریح: یہاں پر اللہ میں جولام ہے وہ قسم کیلئے ہے

سوال ۸: رب کے استعمال کا طریقہ مکمل بیان کریں؟

الجواب: رُبَّ اکثر و بیشتر تقلیل کیلئے آتا ہے؛ (یعنی قلت بیان کرنے کیلئے)
اور رُبَّ نکرہ موصوفہ پر داخل ہوگا مثال: رُبَّ رجل کریم لقیتہ؛ یا پھر رُبَّ ضمیر مبہم مفرد مذکر پر داخل ہوگا نکرہ منصوبہ کی ممیز ہو؛ مثال: رُبَّہٗ رجلاً
اب اس مثال میں ضمیر مبہم مفرد مذکر اور ممیز بن رہی ہے جبکہ رجلاً نکرہ منصوبہ اس کی ممیز ہے

سوال ۹: رُبَّ کا عمل کب باطل ہو جاتا ہے؟

الجواب: جب اسکو ما کافہ لاحق ہو تب اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور یہ دو جملوں؛ (جملہ اسمیہ اور فعلیہ) پر داخل ہوتا ہے؛ (ربما قام زید) فعلیہ (ربما زید قائم) اسمیہ؛

سوال: جواب قسم کس طرح لائیں گے؟

جواب: جب جواب قسم موجبہ ہو (یعنی مثبت) تو لام کا داخل واجب ہے جواب قسم پر جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں: مثال: (واللہ لزید قائم) و (واللہ لافعلن کذا)

اور إنّ جملہ اسمیہ پر داخل کرنا واجب ہے:
مثال: واللہ إنّ زیدًا لقائمٌ)

اور جب جواب قسم منفی ہو تو واجب ہے جواب قسم ما اور لا کا داخل کرنا: مثال: (واللہ ما زیدٌ بقائمٍ)
واللہ لا یقوم زید

السوال: (واعلم أنہ قد یحذف حرف النفی لزوال اللبس)
مذکورہ عبارت میں التباس کو مثال سے واضح کریں؟

حل:

مذکورہ قرآنی آیت کے اندر حرفِ نفی لا کو حذف کیا گیا ہے کیونکہ یہاں پر التباس کا اندیشہ نہیں ہے وہ اس طرح کہ جب جواب قسم فعل مضارع مثبت ہوتا ہے تو اس پر لام تاکید کا آنا ضروری ہوتا ہے اور اس قرآنی آیت کے میں جواب قسم پر لام تاکید نہیں ہے لہذا حرف نفی کو یہاں پر حذف

کرنے میں کوئی التباس نہیں اسی وجہ سے حرف نفی
لا حذف کر دیا گیا۔

السوال: جواب قسم کب حذف کر سکتے ہیں؟

جـ: جواب قسم کو حذف کرنے کی دو صورتیں ہیں ① قسم
درمیان کلام میں آ جائے، جیسے: زید واللہ قائمٌ۔
② قسم سے پہلے وہ چیز آ جائے جو جواب قسم پر دلالت کرے
جیسے: زیدٌ قائمٌ واللہ۔

"حرف مشبہ بالفعل":

السوال: حرف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کون سے ہیں
نیز "ما" کافہ ان پر داخل ہو کر کیا آتا
ہے؟

جـ: حرف مشبہ بالفعل چھ (6) ہیں:

① إِنَّ ② أَنَّ ③ كَأَنَّ ④ لٰكِنَّ ⑤ لَيْتَ ⑥ لَعَلَّ

جب ان پر ما کافہ لاحق ہوگا تو ان کو عمل سے
روک دے گا اور یہ اس وقت حرف افعال پر
داخل ہوں گے، مثال: انما قام زید

السوال: ھدایۃ النحو کی روشنی میں إنّ اور أنّ پڑھنے کے مقامات بیان کریں؟

الجواب: (إنّ پڑھنے کے مقامات) ① جب ابتداء کلام میں آئے: مثال: إنّ زیدًا قائم: ② قول اور اس کے مشتقات کے بعد آئے: مثال (یقول انّھا بقرۃ) ③ موصول کے بعد آئے مثال: ما رأیت الذی إنّہ فی المساجد ④ جب اس کی (انّ) کی خبر پر لام ہو: مثال: إنّ زیدًا لقائم:

(أنّ پڑھنے کے مقامات)

1) جہاں پر (أنّ) فاعل واقع ہو: مثال: بلغنی أنّ زیدًا قائم
2) جہاں پر (أنّ) مفعول واقع ہو: مثال: کرھت انک قائم
3) جہاں پر (انّ) مبتداء واقع ہو: مثال: عندی انک قائم
4) جہاں پر انّ مضاف الیہ واقع ہو: مثال: عجبت من طول أنّ بکرًا قائم
5) جہاں پر (انّ) مجرور ہو: مثال: عجبت من انّ بکرًا قائم
6) "لَوْ" کے بعد: مثال: لو انک عندنا لاکرمتک
7) "لولا" کے بعد: مثال: لولا انہ حاضر لغاب زید

السوال: إنّ اور أنّ کے مخفف ہونے کی صورتیں بتائیں؟

الجواب ۸: (إنّ کے مخفف ہونے کی صورتیں)

① جب إنّ مخففہ ہو جائے گا تو اس پر لام لازم ہوگا
مثال:

② جب إنّ مخففہ ہو جائے گا تو اس کا عمل باطل ہوگا۔

③ جب إنّ مخففہ ہو جائے گا تو یہ ایسے افعال پر داخل ہو جو افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں

(أنّ کے مخفف ہونے کی صورتیں)

① أنّ جب مخففہ ہو جائے گا تو اس وقت ضمیر محذوف میں عمل کرے گا (یعنی ضمیر شان محذوف أنّ مخففہ کا اسم بنے گا) اور یہ اس وقت ہوگا جب یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو۔ مثال: بلغنی أنّ زید قائم) اس مثال میں أنّ حرف مشبہ بالفعل مخففہ ہے اور ضمیر شان محذوف اس کا اسم ہے جبکہ زید قائم جملہ اسمیہ اس کی خبر ہے۔

② اور اگر أنّ حرف مشبہ بالفعل مخففہ جملہ فعلیہ پر داخل ہو تو اس وقت اس (سین) سوف یا قد یا حرف النفی کا فعل پر داخل کرنا واجب ہے۔

اس مثال میں ضمیر شان مستتر أن مخففہ کا اسم
اور پورا جملہ اس کی خبر ہے۔

السوال: لٰکِنَّ حرف مشبہ بالفعل کا استعمال ھدایۃ النحو کی روشنی میں بیان کریں؟
الجواب: لٰکِنَّ استدراک کیلئے آتا ھے ایسے دو کلمول کے درمیان جو معنی میں متغایر ھوں یعنی جدا ہوں یعنی پہلا اگر مثبت ہو تو دوسرا منفی ہوگا اور اگر پہلا منفی ہے تو دوسرا مثبت ہوگا
مثال: ماجاءنی القوم لٰکِنَّ عمرًا جاء اور غاب زید لٰکِنَّ بکرًا حاضرٌ
اور جائز ھے لٰکِنَّ کے ساتھ واو مثال: قام زیدٌ ولٰکِنَّ عمرًا قاعدٌ
اور جب یہ مخففہ ہوگا تو اس کا عمل باطل ہوگا

مثال: مشی زید لکن بکر عندنا

حروف عطف کا بیان

السوال: حروف عطف کتنے ہیں؟

الجواب: حروف عطف دس (۱۰) ہیں
① واؤ ② فاء ③ ثم ④ حتی ⑤ أو ⑥ إمّا ⑦ ام
⑧ لا ⑨ بل ⑩ لکن

السوال: واؤ، فاء، ثم اور حتی میں فرق بیان کریں؟
استعمال کے اعتبار سے؟

الجواب: یہ چاروں جمع کیلئے آتے ہیں: مثال جاءنی زید وعمرو۔

① واؤ: مطلقاً جمع کیلئے آتا ہے چاہے معطوف علیہ مقدم ہو یا نہ ہو

② فاء: ترتیب کیلئے آتا ہے بغیر مہلت کے۔ جیسے قام زید فعمرو چاہے معطوف علیہ مقدم ہو یا مؤخر ہو۔

③ ثم: ترتیب کیلئے آتا ہے کچھ مہلت کے ساتھ۔ مثال دخل زید ثم عمرو۔ اگر معطوف علیہ مقدم ہو اور ان دونوں کے درمیان مہلت بھی ہو۔

④ حتی: استعمال میں ثم کی طرح ہے ترتیب اور مہلت دونوں میں۔ لیکن حتی کی مہلت کم ہے۔

اس کیلئے شرط یہ ہے ثم کا معطوف داخل ہو اسکے
معطوف علیہ میں ۔ اور یہ معطوف میں قوۃ کا فائدہ دیتا ہے:
مثال: مات الناس حتی الانبیاء
یا کمزوری کا فائدہ دیتا ہے۔ مثال ۔ قدم الحاج
حتی المشاۃ:

السوال: "أم" کی کتنی اقسام ہیں؟

الجواب: أم کی دو قسمیں ہیں (1) متصلہ (2) منقطعہ

متصلہ کی تعریف: اس کے ذریعے سے دو چیزوں میں سے
کسی ایک کی تعیین کا جس کے ذریعے سے سوال کیا جائے
اور سائل ان دونوں میں کسی ایک کے ثبوت کو جانتا ہو
مبہم کے طور پر

ام متصلہ کے استعمال کی شرائط:
ام متصلہ کے استعمال کی شرائط تین ہے:

(1) أم [illegible] سے پہلے ہمزہ واقع ہو۔ جیسے: أ زید عندک ام عمرو
(2) أم متصلہ کے بعد وہ چیز آئے جو ہمزہ استفہام کے بعد
آئی ہو یعنی اگر ہمزہ استفہام کے بعد اسم آیا ہو
تو ام متصلہ کے بعد بھی اسم آئے گا ۔ اور اگر ہمزہ
استفہام کے بعد فعل آیا ہے تو ام متصلہ کے بعد بھی فعل
آئے گا: مثال اقام زید ام قعد

یٰ دو برابر چیزوں میں سے کوئی ایک متحقق ہو اور
سوال فقط تعیین کیلئے ہو۔

ام منقطعہ کی تعریف: ام منقطعہ وہ ہے جو بل کے ساتھ
ہمزہ استفہام کے معنیٰ میں آتا ہے۔

ام منقطعہ کا استعمال:

① ام منقطعہ کا استعمال اخبار میں آتا ہے
اور استفہام میں بھی آتا ہے۔

② ام منقطعہ کے ذریعے سے شی اول کے حصول کا سوال
کیا جاتا ہے پھر پہلے سوال سے اعراض کر کے دوسری چیز کے
حصول کا سوال کیا جاتا ہے۔ مثال: انّہا لابل ام شاۃ
یہ اس وقت کیا جائے جب کسی چیز کو دور سے دیکھ کر
یقین کیا جائے کہ یہ اونٹ ہے پھر جب کچھ شک ہو
کہ شاید وہ بکری ہے تو یوں کہا جائے گا - أم ھی شاۃ
ترجمہ: بلکہ کیا وہ بکری ہے - تو اب اس مثال میں ام
بل مع الھمزہ کے معنیٰ میں ہے - یعنی اصل عبارت
یہ ہے بل اھی شاۃ

السوال: او، ام اور اما کا استعمال میں فرق بیان کریں:

الجواب: ام میں سائل دو چیزوں میں سے کسی ایک کے ثبوت کو ابہام کے طور پہ جانتا ہے جبکہ او اور اما میں سائل دو چیزوں میں سے کسی ایک کے ثبوت کو اصلاً نہیں جانتا۔

السوال: بل، لا، لکن کا اجتماعی اور انفرادی استعمال بیان کریں:

الجواب: لکن، بل اور لا تینوں دو چیزوں میں سے کسی ایک کے لئے حکم کو ثابت کرتے ہیں بطور تعیین یہ تینوں کا اجتماعی استعمال ہے

انفرادی استعمال: حرف عطف لا دوسرے فعل کی نفی کرنے کیلئے آتا ہے: جیسے: جاءنی عمرو لا زید
بل حرف عطف: معطوف علیہ سے اعراض کرکے معطوف کو ثابت کرتا ہے: جیسے: جاءنی زید بل عمرو
اور لکن ماقبل کلام سے وہم کو دور کرنے کیلئے آتا ہے اور اس سے پہلے نفی ضرور آتی ہے
جیسے: ما جاءنی زید لکن عمرو جاء

حروف تنبیہ

1 السوال: حروف تنبیہ کی تعریف بیان کریں اور تعداد؟

ج: حروف تنبیہ تین ہیں:

① الا ② أما ③ ھا

تعریف: وہ ایسے حروف ہیں جنہیں مخاطب کو تنبیہ کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو تاکہ کلام سے کوئی بھی چیز فوت نہ ہو

حروف ایجاب

السوال: حروف ایجاب کتنے ہیں؟ نیز نعم کا استعمال بیان کریں؟

ج: حروف ایجاب (6) چھ ہیں

① نعم ② بلیٰ ③ أجل ④ جیر ⑤ إنَّ ⑥ إی

نعم کا استعمال: نعم گزشتہ کلام کی پختگی کیلئے آتا ہے چاہے وہ کلام مثبت ہو یا منفی ہو۔

مثبت کی مثال: أجاء زید: نعم

منفی کی مثال: أما جاء زید: نعم

حروف زوائد کا بیان

السوال: حروف زیادہ کتنے ہیں؟

جـ: حروف زیادہ (٧) سات ہیں

① إن ② أن ③ ما ④ لا ⑤ من ⑥ باء ⑦ لام

السوال: إن اور أن کتنے مقامات پر زائدہ ہوتا ہے بیان کریں؟

جـ: إن کے زائدہ ہونے کے مقامات:

إن مانافیہ کے ساتھ ہو: ما إن زید قائم

إن ما مصدریہ کے ساتھ ہو: انتظر ما إن یجلس الأمیر

إن جب لمّا کے ساتھ ہو: لمّا إن جلست جلستُ

أن زائدہ کے مقامات:

أن جب لمّا کے ساتھ ہو: فلمّا أن جاء البشیر

أن جب لو اور قسم کے درمیان واقع ہو: واللہ أن لو قمت قمت

حروف مصدر و تحضیض

السوال: حروف مصدر اور حروف تحضیض کتنے ہیں بیان کریں؟

ج: حروف مصدر تین ہیں: ۱ ما ۲ أن ۳ أنّ ۔

حروف تحضیض چار ہیں:
۱ هلّا ۲ ألّا ۳ لولا ۴ لوما

حروف استفہام کا بیان

السوال: حروف استفہام کتنے ہیں اور ان کا استعمال میں فرق بیان کریں؟

ج: حروف استفہام دو ہیں ۱ همزہ ۲ هل:

وہ مقامات جہاں پر همزہ کا استعمال درست ہے:

۱ فعل کے ہوتے ہوئے اسم پر ہمزہ استفہام لانا درست ہے
جیسے: أ زید ضربت

۲ استفہام انکاری میں ہمزہ استفہام لانا درست ہے
جیسے: أتضربُ زیدا وهو اخوك

۳ أم متصلہ کے ساتھ ہمزہ استفہام لانا درست ہے
جیسے: أ زید عندك أم عمرو

④ حروف عطف پر ھمزہ استفہام لانا درست ہے
أ ومن کان ۔۔

جبکہ ان مقامات پر ھل کا استعمال نہیں کیا جاسکتا
یہی ان دونوں میں فرق ہے۔۔